

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت

میں

فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کے جن کذابین و افاکین و مجاہیل نے [الدیوبندیہ]  
[نامی کتاب لکھی، اور علماء دیوبند کی مختلف کتب و رسائل سے کترامات الاولیاء  
پر مبنی واقعات و عبارات لے کر کفر و شرک و بدعت کے خانہ ساز شیطانی  
فتوے لگا کر اپنی عاقبت کو خراب کیا،، مولانا ظفر علی خان مرحوم نے تو بریلی  
کی تکفیر ساز فیکٹری کے بارے کیا خوب فرمایا تھا،

بریلی کے فتویٰ کا سستاھے بھاو

جو بکتے ہیں کوڑی کے اب تین تین

خدا نے یہ کہہ کر انھیں ڈھیل دی

وَأَمْلَى لَهُمُ إِنَّ كِيدِي مَتَيْنٌ

لیکن کافر گری کے اس مکروہ و مذموم مشغلہ میں فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کے چند

جہلاء زمانہ و اطفال مکتب و مجاہیل مطلق نے بریلی کو بھی مات دے دی، فوا اسفاه

نہ دوزخ کا ڈرھے نہ خوف خدا

کیا ان کی یہ بات درست ہے؟؟

إِنْ يَحْسُدُونِي فإِنِّي غَيْرُ لَمْ يَحْسُدُوا قَبْلِي مِنَ النَّاسِ أَهْلُ الْفَضْلِ قَدْ حُسِدُوا  
فَدَامَ لِي وَلَهُمْ مَا بِي وَمَا بِهِمْ وَمَاتَ أَكْثَرُنَا غِيًّا بِمَا تَجِدُ  
كُلَّ الْعِدَاوَةِ قَدْ تَرَجَى رِمَاتُهَا إِلَّا عِدَاوَةَ مَنْ عَادَاكَ مِنْ حَسَدٍ

ایسے ہی لوگوں کی عدالت میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ذکر کردہ  
عبارات و تعلیمات و نظریات کو پیش کرنے جسارت کرتا ہوں ، امید تو نہیں  
ھے کہ توحید و سنت کے یہ نام نہاد علمبردار یہاں بھی وہی حکم لگائیں ، جو  
علماء دیوبند پر لگاتے ہیں ، امید تو نہیں ہے کہ ان کے توحید کی رگ یہاں بھی پھڑک  
اٹھے ، امید تو نہیں ہے کہ ان کی ایمانی غیرت و دینی حمیت یہاں بھی جوش میں آجائے اور  
شیخ الاسلام سے بھی برأت کا اعلان کر دیں ، بقول ان کے ہماری محبت و نفرت  
کے پیمانے صرف اللہ کے لیے ہیں امید تو نہیں ہے کہ ان کی محبت و نفرت  
کے یہ پیمانے یہاں بھی وہی رنگ ظاہر کریں جو رنگ علماء دیوبند کے حق میں ظاہر کرتے  
ہیں کتاب الدیوبندیہ کا مولف نام نہاد توحیدی اہل حدیث اپنی اس کتاب کی تالیف کا  
مقصد بیان کرتے ہوئے گویا ہوتا ہے کہ بھولے بھالے دیوبندی عوام کو خبردار کرنا ہے  
کہ دیوبندی علماء کی چکنی چڑی باتوں اور توحید کے بلند بانگ دعووں سے مرعوب ہو کر ان  
کی اتباع کر کے کہیں اپنی آخرت برباد نہ کر لینا)) جی وہی باتیں جس کو تو چکنی چڑی کہتا

ہے اور آخرت کی بربادی کا ذریعہ کہتا ہے، بعینہ اسی طرح کی چکنی چپڑی شیخ الاسلام کے حوالہ سے ذیل میں نقل کروں گا، آپ کا سخت ترین متضاد توحیدی مزاج اگر شیخ الاسلام کے لیے بھی وہی فیصلہ تجویز کر دے جو علماء دیوبند کے لیے آپ نے تجویز کیا، اور علی الاعلان ایک چھوٹا سا رسالہ بھی آپ کے توحیدی قلم سے اگر شیخ الاسلام کے پیش کردہ ان عبارات و تعلیمات و اقوال کے خلاف نکل جائے تو ممکن ہے کہ آپ کی صداقت و دیانت کے کچھ آثار ہم بھی محسوس کرنے لگیں،

### مزید لکھتا ہے کہ

اپنے علماء کے شرکیہ عقائد سے برأت کا اظہار کریں اور اپنے عقیدوں کو قرآن و سنت کی

### روشنی میں سنواریں

علماء دیوبند کے لیے کفر و شرک پر کھنے کی جو کسوٹی آپ نے مقرر کی ہے، آپ کی اسی کسوٹی میں شیخ الاسلام کے اقوال و عبارات و تعلیمات و کرامات کو بھی پرکھیں گے، جس سے آپ کی امانت و صداقت و للہیت خوب آشکارا ہو جائے گی،

مزید کیا بات کریں بس اب اصل بات شروع کرتے ہیں، بات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اور عدالت و میزان توحید و سنت کے خالص و سچے متوالوں کا

ہے ، جو حق بات کی خاطر ( بقول ان کے ) کسی رشتے ناٹے کسی بڑے  
چھوٹے اپنے پرائے کی کوئی پرواہ نہیں کرتے •

چونکہ ہم نے فیصلہ و حکم مانگنا ہے اس لیے شیخ الاسلام کی بات مقدمہ کے نام سے  
ذکر کروں گا •

**مقدمہ 1 =** اور تحقیق کبھی مردوں کا زندہ کرنا انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں کے  
ہاتھ پر بھی ہوتا ہے ، جیسا کہ اس امت محمدیہ کی ایک جماعت کے لیے واقع ہوا • ( کہ  
انہوں نے مردوں کو زندہ کیا )؟؟؟

**قال ابن تیمیة رحمہ اللہ فی کتاب النبوات " ص 298 . "**  
" وقد یكون إحياء الموتى على يد أتباع الأنبياء كما وقع لطائفة من هذه الأمة "  
مردوں کو زندہ کرنے میں بہت سارے انبیاء و صالحین شریک ہیں ؟؟

**قال ابن تیمیة رحمہ اللہ فی کتاب النبوات " ص 218 "**  
(( بخلاف إحياء الموتى فإنه اشترک فيه كثير من الأنبياء بل ومن الصالحين ))  
مردوں کا زندہ کرنا؟؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟  
یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا  
؟؟

ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟  
ویسے تو جو میزان و معیار انھوں نے علماء دیوبند کو کافر و مشرک کہنے کے لیے متعین کیا ہے  
، اس میزان و معیار میں تو ان عبارات کے قائل کا حکم بھی واضح ہے، لیکن ہم نے چونکہ  
شروع میں کہ دیا کہ

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

مقدمہ 2 = نفع قبیلے کا ایک آدمی تھا، اس کا گدھا راستے میں مر گیا، تو اس کے ساتھیوں  
نے اس کو کہا کہ آجا وہم تیرا سامان اپنی سواریوں پر اٹھاتے ہیں، تو اس آدمی نے اپنے  
ساتھیوں سے کہا مجھے چھوڑ دو ذرا صبر کرو تھوڑی دیر کے لیے، پھر اس نے اچھے طریقے  
سے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی، پس اللہ تعالیٰ نے اس گدھے  
کو زندہ کر دیا، پس اپنا سامان گدھے پر رکھ دیا۔؟؟؟

ويقول ابن تيمية رحمه الله في مجموع فتاوى ابن تيمية "ج 11 ص 281"

ورجل من النخح كان له حمار فمات في الطريق فقال له أصحابه: هلم نتوزع متاعك على رحالنا، فقال لهم: أمهلوني هنيئة، ثم توضأ فأحسن الوضوء و صلى ركعتين ودعا الله تعالى فأحيا حماره فحمل عليه متاعه.

مردہ گدھے کا زندہ کرنا؟؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا

؟؟

ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل

حدیث کی عدالت میں؟؟؟

مقدمہ 3 = وصلہ بن اشیم کا گھوڑا ایک غزوہ (جہاد) میں مر گیا، تو اس نے دعا کی کہ اے اللہ کسی مخلوق کا مجھے احسان مند نہ بنا، پس اس نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گھوڑے

کو زندہ کر دیا،؟؟؟

اور یہی وصلہ بن ایشیم "اھواز" مقام پر ایک مرتبہ ان کو بھوک لگی ، اللہ عز وجل سے دعا کر کے کھانا طلب کیا ، تو اس کے پیچھے ریشم کے کپڑے میں کھجوروں کا ایک برتن گر پڑا ، پس کھجوروں کو کھا لیا ، اور ریشم کا وہ ایک زمانہ تک ان کی بیوی کے پاس رہا •؟؟

ويقول ابن تيمية أَيْضًا: مجموع الفتاوى ابن تيمية "ج 11 ص 280"  
وصلۃ بن ایشیم مات فرسہ وھو فی الغزو، فقال اللهم لا تجعل لخلق علی منۃ ودعا اللہ عز وجل  
فأحیاہ فرسہ،

وجاع مرة بالآھواز دعا اللہ عز وجل واستطعمہ فو قعت خلفہ دوخلۃ رطب فی ثوب حریر،  
فأكل الرطب وبقی بثوب عند زوجته زماناً.

مردہ گھوڑے کا زندہ کرنا؟؟

بھوک حالت میں اچانک غیب سے ریشم کے کپڑے میں کھجوروں کا ایک برتن پانا؟؟

اور ان کی بیوی کا ریشم کے کپڑے کو ایک زمانہ استعمال کرنا؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا

؟؟

ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( الدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی  
اہل حدیث کی عدالت میں؟؟؟

**مقدمہ 4 =** حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ ایام حرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی قبر سے نمازوں کے اوقات میں اذان سنتے تھے، حالانکہ مسجد بالکل خالی ہوتی تھی،  
ان کے علاوہ کوئی اور مسجد میں نہیں ہوتا تھا۔؟؟؟

وكان سعيد بن المسيب في أيام الحرّة يسمع الأذان من قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم في  
أوقات الصلوات وكان المسجد قد خلا فلم يبق غيره۔

((الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان "ص 123))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے نمازوں کے اوقات میں اذان سننا؟؟ یہ  
کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا  
؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،



اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

مقدمہ 5 = مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو گھر کے  
برتن آپ کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے، اور وہ اور ان کے ساتھی جب تاریکی میں چلتے تھے  
تو کوڑے کا کنارہ ان دونوں کے لیے روشنی فراہم کرتا ہے •؟؟؟  
وکان مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر رازا دخل بیتہ سجت معہ آئیتہ وکان ہو وصاحبہ  
یسیران فی ظلمۃ فأضاء لهما طرف السوط.

((الفرقان بین اولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان" ص 131 ))

اندھیرے میں کوڑے کا روشنی دینا اور گھر کے برتنوں کا تسبیح پڑھنا؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا

؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،

اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

**مقدمہ 6 =** حضرت علاء بن الحضرمی نے اور ان کے ساتھیوں کے راستے میں سمندر آگیا، وہ اپنے گھوڑوں کے ساتھ سمندر کو عبور کرنے کی قدرت نہیں رکھتے تھے، پس علاء بن الحضرمی نے اللہ سے دعا کی، ان سب نے پانی کو عبور کر لیا اور ان میں سے کسی کے گھوڑے کی زین تک نہیں بھگی۔؟؟

اور انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ مرنے کے بعد ان کا بدن کوئی نہ دیکھے، لہذا قبر میں ان کو کسی نے نہیں دیکھا۔؟؟

و(العلاء بن الحضرمی) دعا اللہ لما عتر ضحیم البحر ولم یقدر و اعلی المرور بخیلو لهم فمروا کلهم علی الماء ما ابتلت سروج خیلو لهم و دعا اللہ ان لا یر و ا جسده اذ مات فلم یجد وہ فی اللحد و جری مثل ذلک۔

**((الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان "ص 128))**

سمندر کو گھوڑوں سمیت عبور کرنا اور گھوڑوں کے زین (مہلر) تک نہیں نہ بھگنا، پانی کا ذرہ برابر اثر نہ ہونا؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب ((الدیوبندیہ)) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

مقدمہ 7 = حضرت حسن البصری حجاج بن یوسف سے روپوش گئے تھے، پس وہ چھ  
دفعہ ان کو گرفتار کرنے کے لیے گئے لیکن حضرت حسن البصری نے اللہ عزوجل سے دعا  
کی لہذا وہ ان کو نظر نہیں آئے،؟؟ ایک خارجی حضرت حسن البصری کو افیت پہنچاتا تھا لہذا  
آپ نے اس خارجی کے لیے بددعا کی تو وہ اسی وقت مر گیا؟؟  
وتغیب الحسن البصری عن الحجاج، فدخلوا علیہ ست مرات فدعا اللہ عزوجل فلم یروہ، ودعا  
علی بعض الخوارج کان یؤذیہم فخرمیتا.

((الفرقان بین اولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان" ص 130))

سب لوگ سامنے ہوتے لیکن وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ رہتے؟؟

اور خارجی ان کی بددعا سے فوراً مر گیا؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا

؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

مقدمہ 8 = سعید بن زید پر اُروی بنت الحکم نے جھوٹ بولا تو انھوں نے اس کے لیے  
بددعا کی اور فرمایا اے اللہ اگر یہ جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اسی جگہ  
مار دے لہذا وہ اندھی ہو گئی اُسی جگہ گھرے میں گر پڑی اور مر گئی۔  
ودعا سعید بن زید علی اُروی بنت الحکم فاعلمی بصرها لما کذبت علیہ، فقال: اللهم ان کانت  
کاذبة فاعلم بصرها و اقتلھانی ارضھا فعمیت و وقعت فی حفرة من ارضھا فماتت .  
(( الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان "ص 128 ))

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟  
یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا  
؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

**مقدمہ 9 =** عتبۂ غلام نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں، خوبصورت آواز، اور خوب بہتے آنسو، اور رزق بغیر تکلیف کے، لہذا وہ جب قرأت کرتے تو خود بھی روتے اور لوگوں کو بھی رلاتے، اور ان کے آنسو برابر جاری رہتے، اور جب اپنے گھر جاتے تو گھر کھانا موجود پاتے اور ان کو معلوم نہیں تھا کہ یہ رزق کہاں سے آتا ہے •

گھر میں رزق موجود ہوتا ہے لیکن پتہ نہیں کہ کہاں سے آتا ہے؟؟  
یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟  
یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا  
؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟  
فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب ((الذیوبندیۃ)) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟ •

**مقدمہ 10 =** ایک جماعت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر سے سلام کا جواب سنا، یا  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر صالحین کے قبور سے سلام کا جواب سنا،؟؟  
ان قوما سمعوا رد السلام من قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

أو قبور غيره من الصالحين، وأن سعيد ابن المسيب كان يسمع الأذان من القبر النبوي ليالي  
الحرّة ونحو ذلك .

((اقتضاء الصراط المستقيم ص 373))

اسی طرح کرامات و خوارق عادات میں سے یہ بھی ہے جو انبیاء و صالحین کے قبور کے پاس  
پائی جاتی ہیں، مثلاً انوارات اور فرشتوں کا نزول، اور سکون و اطمینان حاصل ہونا ان کی  
قبور کے پاس، یہ سب حق ہے الخ

وكذلك ما يذكّر من الكرامات وخوارق العادات التي توجد عند قبور الأنبياء والصالحين مثل  
نزل الأنوار والملائكة عندها (إلى ان قال) وحصول الأُنس والسكينة عندها، ونزول  
العذاب بمن استهان بها، فجنس هذا حق ليس مما نحن فيه، وما في قبور الأنبياء والصالحين من  
كرامة الله ورحمته وماله عند الله من الحرمة والكرامة فوق ما يتوهمه أكثر الخلق، لكن ليس هذا  
موضع تفصيل ذلك

((اقتضاء الصراط المستقيم ص: 374))

صالحین کے قبور سے سلام کا جواب سننا؟؟؟

صالحین کے قبور کے پاس انوارات اور فرشتوں نازل ہونا؟؟؟

صالحین کے قبور کے پاس سکون و اطمینان حاصل ہونا؟؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟  
یہ خطرناک عقیدہ (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھا  
؟؟ ایسا عقیدہ رکھنے والا شخص کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟  
فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب ((الذیوبندیۃ)) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ فرقہ جدید اہل حدیث میں شامل ناواقف عوام کو صحیح سمجھ  
دے، اور جن جہلاء کی وساوس و خیالات کی تقلید پر وہ چل پڑے ہیں، اس سے توبہ کی  
توفیق دے۔

**مقدمہ 11 = حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ**

میں نے شیخ الاسلام کی فراست میں عجیب عجیب امور دیکھے اور جو میں نے مشاہدہ نہیں  
کیئے وہ بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کی فراست کے واقعات کو جمع کرنے کیلئے ایک بڑا  
دفتر چائیے، فرمایا کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے (699ھ ہجری) کے سال اپنے ساتھیوں  
کو خبر دی کہ ملک شام میں تاتاری داخل ہوں گے اور مسلمانوں کے لشکر کو فتح ملے گی

اور، دمشق، میں قتل عام اور قید و بند نہیں ہوگا اور یہ خبر ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے  
تاتاریوں کی تحریک سے پھلے دی تھی،

پھر ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے لوگوں کو خبر دی (702 ہجری) میں جب تاتاریوں کی  
تحریک شروع ہوئی اور انھوں نے ملکِ شام میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو شیخ الاسلام نے  
فرمایا کہ تاتاریوں کو شکست و ہزیمت ہوگی اور مسلمانوں کو فتح و نصرت ملے گی اور شیخ  
الاسلام نے اس بات پر ستر (70) سے زیادہ قسمیں اٹھائیں، کسی نے کہا ان شاء اللہ  
بھی بولیں تو فرمایا ان شاء اللہ یقیناً لے گا۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

میں نے شیخ الاسلام سے سنا فرمایا کہ، جب انھوں نے مجھ پر بھت زیادہ اصرار کیا تو میں نے  
کھا کہ مجھ پر زیادہ اصرار نہ کرو اللہ تعالیٰ نے (لوح محفوظ) پر لکھ دیا ہے کہ تاتاریوں کو  
اس مرتبہ شکست ہوگی اور فتح مسلمان لشکروں کی ہوگی، اور ایسا ہی ہوا لے گا۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مجھے کی مرتبہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایسے باطنی امور کی خبر دی جو میرے ساتھ خاص  
تھیں میں نے صرف ارادہ کیا تھا زبان سے نہیں بولا تھا، اور مجھے بعض ایسے بڑے  
واقعات کی بھی خبر دی جو مستقبل میں ہونے والے تھے، ان میں سے بعض تو میں نے



دیکھ لیے ہیں باقی کا انتظار کر رہا ہوں، اور جو کچھ شیخ الاسلام کے بڑے اصحاب نے

مشاہدہ کیا ہے وہ اُس سے دو گنا ہے جو میں نے مشاہدہ کیا۔

قال ابن القیم: فی کتابہ مدارج السالکین (2/490، 489):

ولقد شاهدت من فراسة شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله أموراً عجيبة ومالم أشاهده منها  
أعظم وأعظم ووقائع فراسته تستدعي سفر اضحما أخبر أصحابه بدخول التتار الشام سنة تسع  
وتسعين وستمائة (699 هجرى) وأن جيوش المسلمين تكسروا أن دمشق لا يكون بها قتل  
عام ولا بسى عام وأن كلب الجيش وحدته في الأموال: وهذا قبل أن يهجم التتار بالحرسة. ثم  
أخبر الناس والأمراء سنة (702 هجرى) اثنتين وسبعماية لما تحرك التتار وقصدوا الشام:  
أن الدائرة والهزيمة عليهم وأن الظفر والنصر للمسلمين وأقسم على ذلك أكثر من سبعين

يمينا فيقال له: قل إن شاء الله فيقول: إن شاء الله تحقيقاً لا تعليقاً

وسمعتة يقول ذلك قال: فلما أكثروا علي قلت: لا تكثروا كتب الله تعالى في اللوح المحفوظ:

أنهم مهزومون في هذه الكرة وأن النصر لجيوش الإسلام قال: وأطعمت بعض الأمراء  
والعسكر حلاوة النصر قبل خروجهم إلى لقاء العدو وكانت فراستها الجزئية في خلال هاتين  
الواقعتين مثل المطر. (إلى ان قال) وأخبرني غير مرة بأمور باطنة تختص بي مما عزمتم  
عليه ولم ينطق به لساني وأخبرني بعض حوادث كبار تجري في المستقبل ولم يعين أوقاتها

وقدر أيت بعضها وأنا أستظر بقيتها وما شاهدته كبار أصحابه من ذلك أضعاف أضعاف ما  
(شاهدته)

شیخ الاسلام نے کی سال پہلے فرمایا دیا کہ تاتاریوں کو شکست و ہزیمت ہوگی اور مسلمانوں  
کو فتح و نصرت ملے گی؟؟

اور شیخ الاسلام نے اس بات پر ستر (70) سے زیادہ قسمیں بھی اٹھائیں؟؟  
اور شیخ الاسلام نے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے (لوح محفوظ) پر لکھ دیا ہے کہ تاتاریوں  
کی شکست مسلمانوں کی فتح ہوگی؟؟

بعض ایسے بڑے واقعات کی بھی خبر دی جو مستقبل میں ہونے والے تھے؟؟  
بعض ایسے باطنی امور کی خبر دی جو ابن القیم رحمہ اللہ کے ساتھ خاص تھیں اور انہوں  
نے زبان سے اظہار بھی نہیں کیا تھا؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟؟

یہ خطرناک عقائد (فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں  
تو نہیں لکھے؟؟؟ ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق  
ہے؟؟؟

ویسے تو جو میزان و معیار انہوں نے علماء دیوبند کو کافر و مشرک کہنے کے لیے متعین کیا ہے

اس میزان و معیار میں تو ان عبارات کے قائل کا حکم بھی واضح ہے، لیکن ہم نے چونکہ شروع میں کہ دیا کہ

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب ((الدیوبندیہ)) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل حدیث کی عدالت میں ؟؟؟ ♦

**مقدمہ 12 =** الامام الحافظ أبو حفص البزّار رحمہ اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے خصوصی شاگرد ہیں، فرماتے ہیں کہ میرا بعض فضلاء کے ساتھ چند مسائل میں تنازعہ ہو گیا، اور ہمارے درمیان بات لمبی ہو گیا بحث مباحثہ طویل ہو گیا، اور ہر مسئلہ میں بات نامکمل چھوڑ دیتے اور ہم نے فیصلہ کیا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی طرف رجوع کریں گے وہ جس قول کو ترجیح دے دیں پھر شیخ الاسلام رحمہ اللہ حاضر ہوئے، تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان مسائل کے بارے شیخ الاسلام رحمہ اللہ سے سوال کریں، پس شیخ الاسلام رحمہ اللہ ہم سے پہلے ہی شروع ہو گئے اور جن مسائل میں ہمارا تنازعہ ہو گیا ان کو ایک ایک کر کے بیان کرنا شروع کر دیا، اور اکثر وہ مسائل جن میں ہمارا بحث مباحثہ ہوا،

شیخ الاسلام رحمہ اللہ ان کو بیان کرتے اور ان میں علماء کے اقوال ذکر کرتے، پھر دلیل کے ساتھ ان مسائل میں سے ایک کو ترجیح دیتے، یہاں تک کہ وہ آخری مسئلہ بیان کیا جس کے پوچھنے کا ہم ارادہ کیا تھا، اور ساتھ ہی شیخ الاسلام رحمہ اللہ ہمارا ارادہ بھی بیان کیا، یعنی یہ کہ ہم شیخ الاسلام رحمہ اللہ سے پوچھیں گے، پس میں اور میرا ساتھی اور جو لوگ

ہمارے ساتھ حاضر تھے سب حیران و پریشان رہ گئے، کہ کس طرح ہمارا ارادہ ان

پر منکشف ہو گیا، اور جو کچھ ہمارے دلوں میں تھا اللہ تعالیٰ نے ان پر ظاہر کر دیا،

اور جن دنوں میں شیخ الاسلام کی صحبت میں تھا، جب کسی مسئلہ پر میرے دل میں کوئی اشکال و اعتراض وارد ہوتا، تو شیخ الاسلام (میرے بتائے بغیر) خود ہی مسئلہ بیان کرتے اور اس کے مختلف جوابات ذکر کرتے تھے •

ذکر الامام الحافظ أبو حفص عمر بن علی بن موسی البرز - احد تلامذۃ ابن تیمیہ - فی کتابہ  
الأعلام العلیۃ فی مناقب ابن تیمیہ (المکتب الاسلامی - بیروت، الطبعة الثالثة، 1400  
بتحقیق: زہیر الشاویش) فی الفصل التاسع فی ذکر بعض کراماتہ و فراستہ

## حيث قال:

أخبرني غير واحد من الثقات. بعض مشاهده من كرامته وأنا أذكر بعضها على سبيل الاختصار  
وأبدأ من ذلك. بعض مشاهدته

فمنها اثنين جرى بيني وبين بعض الفضلاء منازعة في عدة مسائل وطال كلامنا فيها وجعلنا نقطع  
الكلام في كل مسألة بأن نرجع إلى الشيخ وما يرجحه من القول فيها

ثم أن الشيخ رضي الله عنه حضر فلما هممنا بسؤاله عند ذلك سبقنا هو وشرع يذكر لنا مسألة  
مسألة كما كنا فيه وجعل يذكر غالب ما أوردناه في كل مسألة ويذكر أقوال العلماء ثم يرجح منها ما  
يرجحه الدليل حتى أتى على آخر ما أوردناه من نسائه عنه وبين لنا ما قصدنا أن نستعلمه منهفبت  
أنا وصاحبي ومن حضرنا أولاً مسجوتين متعجبين مما كاشفنا به وأظهره الله عليه مما كان في  
خوابنا وكنت في خلال الأيام التي صحبتته فيها إذا بحث مسألة يحضري إيراد فما يستتم  
خاطري به حتى يشرع فيورده ويذكر الجواب من عدة وجوه.

شيخ الاسلام رحمه الله كوا بهي بتايا نهيس تھا ليكن شيخ الاسلام رحمه الله خود ہی شروع ہو گئے

، اور بغیر بتائے وہ تمام مسائل بمع دلائل و ترجیح بیان کر دیے؟؟؟

حافظ أبو حفص البراء کے بقول کہ میں اور میرا ساتھی اور تمام حاضرین حیران و پریشان رہے

گئے کہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ کو ہمارے دلوں حال کیسے معلوم ہو گیا ؟؟؟ شیخ الاسلام رحمہ اللہ میرے بتائے بغیر میرے دل میں وارد ہونے والے اشکال کو بیان کرتے

اور مختلف جوابات دیتے ؟؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے ؟؟؟

یہ خطرناک عقائد ( فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں ) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھے ؟؟؟ ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق

ہے ؟؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں ،  
اور بالخصوص کتاب (( الدیوبندیہ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل حدیث کی عدالت

میں ؟؟؟ •

مقدمہ 13 = حافظ الامام ابن القیم رحمہ اللہ اپنی بے نظیر کتاب (الروح

) میں فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ

رحمہ اللہ نے خواب میں کوئی دوا (کوئی نسخہ) بتائی، انھوں نے استعمال کی

اور شفا یاب ہو گئے، مزید فرماتے ہیں کہ مجھے ایک سے زیادہ لوگوں نے بیان کیا جو شیخ

الإسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ کی طرف مائل بھی نہیں تھے، (یعنی اتنا خاص تعلق و عقیدت نہیں رکھتے تھے) کہ انھوں نے موت کے بعد شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا اور فرائض وغیرہ مشکل مسائل کے بارے شیخ الإسلام سے سوال کیا تو شیخ الإسلام نے خواب میں صحیح اور درست جواب دیا، حافظ الإمام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

اس (یعنی خواب کے) امر اور معاملے کا انکار وہی شخص کرے گا، جو ارواح کے احکام اور شان سے لوگوں میں سب سے بڑا جاہل ہو۔

قال الإمام ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتابہ الروح ص 69 :

وأما من حصل له الشفاء باستعمال دواء رأى من وصفه له في مناه فكثر جدا، وقد حدثني غير واحد من كان غير مائل إلى شيخ الإسلام ابن تیمیة أنه رآه بعد موته، وسأله عن شيء كان يشكك عليه من مسائل الفرائض وغيرها فأجاب به بالصواب.

وبالجملة فهذا أمر لا ينكره إلا من هو أجهل الناس بالآراء وأحكامها وشأنها، وباللہ التوفیق)

آہ۔

شیخ الإسلام رحمہ اللہ خواب میں کوئی دوائی اور علاج بتلاتے تو استعمال کرنے والا فوراً

شفایاب ہو جاتا ؟؟؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ خواب میں فرائض وغیرہ مشکل مسائل کا صحیح اور درست جواب

عنایت فرماتے ؟؟؟

اور بقول حافظ ابن القیم رحمہ اللہ جو شخص اس قسم کے امور کا انکار کرے وہ لوگوں میں

سب سے بڑا جاہل ہے ؟؟؟

یہ کہنے والا کون ہے کوئی دیوبندی تو نہیں ہے ؟؟؟

یہ خطرناک عقائد ( فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں ) کسی دیوبندی کی کتاب میں  
تو نہیں لکھے ؟؟؟ ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق

ہے ؟؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( اَلدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل

حدیث کی عدالت

میں ؟؟؟ ♦

مقدمہ 14 = شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

خوارق عادات میں علم کے باب میں سے یہ بھی ہے، کبھی بندہ وہ کچھ سنتا ہے جو اس کے



علاوہ کوئی نہیں سنتا، اور کبھی خواب یا بیداری میں وہ کچھ دیکھتا ہے جو اس کے علاوہ کوئی نہیں دیکھتا، اور کبھی وہ کچھ جانتا ہے وحی یا الہام یا علم ضروری کے نازل ہونے کی صورت میں جو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، یا فراست صادقہ کے ساتھ، اور اسی کو کشف و مشاہدات و مکاشفات و مخاطبات کہا جاتا ہے، پس سننا مخاطبات ہیں، اور دیکھنا مشاہدات ہیں، اور علم یعنی جاننا مکاشفۃ ہے، اور ان سب کو کشف و مکاشفۃ کہا جاتا ہے •

**قال ابن تیمیۃ فی ((مجموع الفتاوی)) ج 11 ص 313 مانصہ:**

فماکان من الخوارق من "باب العلم" فتارة بأن یسمع العبد مالا یسمعه غیرہ. وتارة یرى مالا یراہ غیرہ یقظہ و مناماً. وتارة بأن یعلم مالا یعلم غیرہ و حیاً و لہاماً، أو انزال علم ضروری، أو فراسة

صادقة، و تسمی کشفاً و مشاہدات، و مکاشفات و مخاطبات: فالسما عم مخاطبات، والرؤیۃ

مشاہدات، والعلم مکاشفۃ، و تسمی کلہ "کشفاً" و "مکاشفۃ" ای کشف لہ عنہ. انتھی

یہ کشف و مشاہدات و مکاشفات و مخاطبات و مکاشفۃ و غیرہ باطنی امور کی تفصیل بیان

کرنے والا اور ان کی تائید کرنے والا کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟

یہ خطرناک عقائد (فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں

تو نہیں لکھے؟؟ ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق

ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( **الدیوبندیۃ** )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت  
میں ؟؟ •

**مقدمہ 15 = شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ**

**صوفی** حقیقت میں صدیقین کی ایک قسم ہے، الخ

هو۔ أي الصوفي - في الحقيقة نوع من الصديقين فهو الصديق الذي اختص  
بالزهد والعبادة على الوجه الذي اجتهدوا فيه فكان الصديق من أهل هذه  
الطريق كما يقال : صديقو العلماء وصديقو الأمراء فهو أخص من الصديق  
المطلق الخ

**مجموع الف-تاوی "16/11"**

لفظ **فقر و تصوف** میں وہ امور داخل ہیں جو اللہ و رسول کو پسند ہیں، لہذا **تصوف** کے ان امور  
پر عمل کا حکم دیا جائے گا، اگرچہ ان کا نام فقر و تصوف رکھ دیا جائے، کیونکہ کتاب  
وسنت **تصوف** کے ان تمام اعمال و امور کے استحباب پر دلالت کرتے ہیں، لہذا صرف  
نام بدلنے سے یہ اعمال خارج نہیں ہوں گے،

جیسا کہ اعمالِ قلوب توبہ و صبر و شکر و رضا و خوف و رجاء و محبة و اخلاق حمیدہ بھی اس میں داخل ہیں۔

يقول ابن تيمية في هذا الباب الفتاوى "28/11 – 29"

"لفظ الفقر والتصوف قد أدخل فيه أمور يحجبها الله ورسوله فتلك يؤمر بها، وإن سميت فقر أو تصوفاً؛ لأن الكتاب والسنة إذا دل على استحبابها لم يخرج ذلك بأن تسمى باسم آخر. كما يدخل في ذلك أعمال القلوب كالنوبة والصبر والشكر والرضا والخوف والرجاء والمحبة والأخلاق الحمودة ١٠هـ-

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله فرماتے ہیں کہ

أولياء الله مؤمنين متقين ہیں چاہے ان کا نام فقیر رکھا جائے یا صوفی رکھا جائے۔  
و«أولياء الله» هم المؤمنون المتقون، سواء سمي أحد هم فقيراً أو صوفياً أو فقيهاً أو عالماً أو تاجراً أو جندياً أو صانعاً أو أميراً أو حاكماً أو غير ذلك "۱۰هـ-

مجموع فتاویٰ ابن تيمية، کتاب التصوف "ج 5 ص 3"

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله فرماتے ہیں کہ

وہ اعمالِ قلوب (باطنی اعمال) جس کا نام بعض صوفیہ کرام احوال و مقامات یا منازل السائرین الی اللہ یا مقامات العارفین وغیرہ رکھتے ہیں، ان تمام باطنی اعمال کو اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے • الخ  
فإن أعمال القلوب التي يسميها بعض الصوفية أحوالاً ومقامات أو منازل السائرین الى اللہ  
أو مقامات العارفين أو غير ذلك كل ما فيها مما فرضه اللہ ورسوله الخ

مجموع الفتاوى "جزء 7 – صفحہ 190 /

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

متقدمین سالکین اور صوفیہ کرام جمہور مشائخ سلف میں سے جیسے فضیل بن عیاض،  
اور ابراہیم بن اُدھم، اور ابی سلیمان الدارانی، اور معروف الکرخي، اور السري السقطي،  
اور جنید بن محمد، بغدادی وغیرہم رحمہم اللہ، اور متأخرین میں سے شیخ عبدالقادر الجیلانی  
اور شیخ حماد، اور شیخ ابی البیان، وغیرہم رحمہم اللہ، یہ سب حضرات شریعت اور کتاب  
وسنت پر قائم و دائم تھے،

اور یہ سب حضرات سالک کے لیے جائز نہیں سمجھتے کہ وہ امر و نہی سے نکل جائے، چاہے  
وہ ہو میں کیوں نہ اڑے چاہے وہ پانی پر کیوں نہ چلے، بلکہ سالک پر ہر حال میں تادم آخر یہ  
لازم ہے کہ وہ مامورات پر عمل کرے اور منہیات کو چھوڑ دے، اور یہی وہ حق بات ہے  
جس پر کتاب وسنت و اجماع سلف دلالت کرتا ہے، اور اس طرح کی تعلیم ان صوفیہ کرام  
کی تعلیم میں بہت زیادہ ہے •

قال ابن تيمية في مجموع الفتاوى "ج 10. ص 516-517"

فأما المستقيمون من السالكين كجمهور مشايخ السلف مثل الفضيل بن عياض، وإبراهيم

بن آدم، وأبي سليمان الداراني، ومعروف الكرخي، والسري السقطي، والجنيد بن

محمد، وغيرهم من المتقدمين، ومثل الشيخ عبد القادر "الجيلاني"، والشيخ حماد، والشيخ أبي

البيان، وغيرهم من المتأخرين، فهم لا يسوغون للسالك ولوطار في الهواء، أو مشي على الماء،

أن يخرج عن الأمر والنهي الشرعيين، بل عليه أن يفعل المأمور، ويدع المخطور إلى أن

يموت. وهذا هو الحق الذي دل عليه الكتاب والسنة وإجماع السلف وهذا كثير في كلامهم

اهـ.

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله فرماتے ہیں کہ

متقدمين أئمة صوفية اور مشہور مشايخ میں سے شیخ جنید بن محمد "بغدادی" اور ان کے

پیروکار اور اسی شیخ عبد القادر "جیلانی" اور ان کی طرح کے لوگ

لوگوں میں سب سے زیادہ امر و نہی (شریعت) پر عمل کرنے والے تھے، اور لوگوں کو

بھی اسی کی وصیت کرتے تھے، الخ

قال ابن تيمية في مجموع الفتاوى "ص 8/369"

"وأما أئمة الصوفية والمشايخ المشهورون من القدماء مثل الجنيد بن محمد وأتباعه ومثل الشيخ

عبدالقادرو أمثاله فهو لاء من أعظم الناس لزومًا للامر والنهي وتوصية بإتباع ذلك، الخ

قال ابن تيمية في مجموع الفتاوى "ج 10 ص 884"

"والشيخ عبدالقادر من أعظم شيوخ زمانه مأمرا بالتزام الشرع والامر والنهي وتقديره على الذوق، ومن أعظم المشايخ أمر بترك الهوى والارادة النفسية

قال ابن تيمية في مجموع الفتاوى "ج 5 ص 321"

والجنيد (البغدادي) وأمثاله أئمة هدى، ومن خافه في ذلك فهو ضال. وكذلك غير الجنيد من الشيوخ تكلموا فيما يرض للسالكين وفيما يرونه في قلوبهم من الأنوار وغير ذلك؛ وحذروهم أن يظنوا أن ذلك هو ذات الله تعالى". اهـ.

قال ابن تيمية في كتابه "الفرقان ص 98" متحدًا عن الإمام الجنيد

مانصه: فان الجنيد (البغدادي) قدس الله روحه من أئمة الهدى.

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله فرماتے ہیں کہ

جو شخص صوفی جنید بغدادی کے راستے پر چلے گا تو وہ ہدایت و سعادت و نجات پائے گا

♦

قال ابن تيمية في مجموع الفتاوى "جزء 14 ص 355 :

"فمن سلك مسلک الجنيد من أهل التصوف والمعرفة كان قد اهتدى ونجا وسعد"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ائمہ تصوف اور کتب تصوف کی تعریف کرتے ہوئے

فرماتے ہیں

قال ابن تیمیة فی مجموع الفتاوی "جزء 10 - صفحہ 367-368"

"و كذلك من صنف فی التصوف والزهد جعل الاصل ماورد عن متأخري الزهاد  
واعرض عن طريق الصحابة والتابعين كما فعل صاحب الرسالة ابو القاسم القشيري وأبو بكر  
محمد بن إسحاق الكلاباذي وابن خميس الموصلي في مناقب الابرار وأبو عبد الرحمن السلمي في  
تاريخ الصوفية لكن أبو عبد الرحمن صنف ايضا سير السلف من الاولياء والصالحين وسير  
الصالحين من السلف كما صنف في سير الصالحين من الخلف ونحوهم من ذكرهم لاخبار اهل  
الزهد والاحوال من بعد القرون الثلاثة من عند ابراهيم بن ادهم والفضيل بن عياض وابي  
سليمان الداراني ومعروف الكرخي ومن بعدهم واعراضهم هم عن حال الصحابة والتابعين  
الذين نطق الكتاب والسنة بمدحهم والثناء عليهم والرضوان عنهم ،

صوفی حقیقت میں صدقین کی ایک قسم ہے؟؟

لفظ فقر و تصوف میں وہ امور داخل ہیں جو اللہ و رسول کو پسند ہیں؟؟

أولياء الله مؤمنين متقين ہیں چاہے ان کا نام فقیر رکھا جائے یا صوفی رکھا جائے؟؟

وہ اعمال القلوب (باطنی اعمال) جس کا نام بعض صوفیہ کرام احوال و مقامات یا منازل السائرین الی اللہ یا مقامات العارفین وغیرہ رکھتے ہیں، ان تمام باطنی اعمال کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ؟؟؟

جو شخص صوفی جنید بغدادی کے راستے پر چلے گا تو وہ ہدایت و سعادت و نجات پائے گا ؟؟؟

ائمہ صوفیہ کتاب و سنت اور شریعت پر قائم دائم تھے اور لوگوں بھی اسی کی وصیت کرتے تھے ؟؟؟

تصوف اور صوفیہ کرام کی یہ انتہائی زوردار تعریف و توصیف کرنے والا کوئی دیوبندی تو نہیں ہے ؟؟؟

جو شخص تصوف اور صوفیہ کرام کی اس درجہ تعریف و تعظیم کرے کہ ان کو ائمہ ہدیٰ و مشائخ الاسلام کہے اور ان کی اتباع کو باعث ہدایت و سعادت و نجات بتائے حتیٰ کہ صوفی کو صدقین کی ایک قسم بتائے، تو ایسا شخص (فرقہ اہل حدیث کی نظر میں) کس برتاوہ و حکم کا مستحق ہے ؟؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید نام نہاد اہل حدیث کی عدالت میں،



اور بالخصوص کتاب (( الديو بنديّة )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں ؟؟؟ ♦

مقدمہ 16 = شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مردے زندوں کا کلام سنتے ہیں، اور صرف سنتے ہی نہیں بلکہ مردے زندوں کو دیکھتے بھی  
ہیں، اور یہ کہ ارواح (رُوحیں) جہاں چاہیں جاسکتی ہیں،  
اور پھر ان سب باتوں پر شیخ الاسلام نے دلائل ذکر کیئے،  
تفصیل شیخ الاسلام کی درج ذیل فتویٰ کی عبارات میں ملاحظہ کریں،

یسع المیت فی الجملة كما ثبت فی الصحیحین عن النبی أنه قال: "یسع خفق نعالہم حین  
یولون عنہ" وثبت عن النبی: "أنہ ترک قتلی بدر ثلاثاً ثم أتاهم فقال "یا أبا جہل بن  
ہشام یا أمیة بن خلف یا عتبہ بن ربیعہ یا شیبہ بن ربیعہ هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقاً فانی  
وجدت ما وعدنی ربی حقاً" فسمع عمر رضی اللہ عنہ فقال یا رسول اللہ کیف یسمعون وانی  
یحییون وقد جیفوا فقال: "والذی نفسی بیدہ ما أنت بأسمع لما أقول منهم ولا یقدرون  
أن یحییوا" ثم أمر بهم فسحبوا فی قلب بدر "وکذلک فی الصحیحین عن عبد اللہ بن عمر "أن  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی قلب بدر فقال هل وجدتم ما وعدکم ربکم حقاً قالوا نعم  
یسعون الآن ما أقول "وقد ثبت عنہ فی الصحیحین من غیر وجہ أنه کان یأمر بالسلام علی

أهل القبور ويقول: "قولوا السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين وإننا إن شاء الله بكم لاحقون ويرحم الله المستقدمين منا ومنكم والمستأخرين نسأل الله لنا ولكم العافية اللهم لا تحر منا أجرهم ولا تقننا بعدهم واغفر لنا ولهم" وهذا خطاب لهم وإنما يخاطب من يسمع وروى ابن عبد البر عن النبي أنه قال: "ما من رجل يمر بقبر رجل كان يعرفه في الدنيا فيسلم عليه إلا راد الله عليه روحه حتى يرد عليه السلام". وفي السنن عنه أنه قال: "أكثرنا من الصلاة على يوم الجمعة فإن صلاتكم معروضة علي فقالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلاتنا عليك وقد أرمت يعني صرت رميما فقال إن الله تعالى حرم على الأرض أن تأكل لحوم الأنبياء" وفي السنن أنه قال "إن الله وكل بقبري ملائكة يبلغوني عن أمتي السلام" فهذه النصوص  
وأمثالها تبين أن الميت يسمع في الجملة كلام الحي ولا يجب أن يكون السمع له دائما بل قد يسمع في حال دون حال كما قد يعرض للحي فإنه قد يسمع أحيانا خطاب من يخاطبه وقد لا يسمع لعارض يعرض له وهذا السمع سمع إدراك ليس يترتب عليه جزاء ولا هو السمع المنفي بقوله [تعالى] {إنك لا تسمع الموتى} فإن المراد بذلك سمع القبول والامتنان فإن الله جعل الكافر كالميت الذي لا يستجيب لمن دعاه وكالبهائم التي تسمع الصوت ولا تفقه المعنى فالميت وإن سمع الكلام وفقه المعنى فإنه لا يمكنه إجابة الداعي ولا امتثال ما أمر به ونهى عنه فلا يستفيع بالأمر والنهي وكذلك الكافر لا يستفيع بالأمر والنهي وإن سمع الخطاب وفهم المعنى كما قال تعالى {ولو

علم فيهم خيرًا لا سمعهم}، وأما رؤية الميت فقد روى في ذلك آثار عن عائشة وغيرها .. هل  
تعاود روحه إلى بدنه ذلك الوقت أم تكون ترفرف على قبره في ذلك الوقت وغيره فإن روحه  
تعاود إلى البدن في ذلك الوقت كما جاء في الحديث وتعاود أيضًا في غير ذلك وأرواح المؤمنين في  
الجنة كما في الحديث الذي رواه النسائي ومالك والشافعي وغيرهم "أن نسمة المؤمن طائرٌ يعلق  
في جرة الجنة حتى يرجعه الله إلى جسده يوم يبعشه" وفي لفظ "ثم تأوى إلى قناديل معلقة  
بالعرش" ومع ذلك فتتصل بالبدن متى شاء الله وذلك في اللحظة بمنزلة نزول الملك وظهور  
الشعاع في الأرض وانتباه النائم وهذا جاء في عدة آثار أن الأرواح تكون في أقبية القبور قال  
مجاهد الأرواح تكون على أقبية القبور سبعة أيام من يوم دفن الميت لا تفارقه فهذا يكون  
أحيانًا وقال مالك بن أنس بلغني أن الأرواح مرسلّة تذهب حيث شاءت والله

أعلم" انتهى كلام ابن تيمية رحمه الله.

مجموع الفتاوى الجزء الرابع (ص 362)

اور پھر شیخ الاسلام کے شاگرد رشید حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کا بھی اس بارے میں یہی  
مسئلہ ہے، چنانچہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (الروح) کی پہلی فصل میں  
اس بارے میں مستقل عنوان اس طرح قائم کیا،

"المسألة الأولى وهي هل تعرف الأموات زيارة الأحياء وسلامهم أم لا"

یعنی کیا مردے زیارت کرنے والوں کو پہچانتے ہیں اور ان کے سلام کو سنتے یا نہیں؟؟  
پھر حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے مختلف دلائل سے ان دونوں باتوں کو ثابت کیا، بلکہ اس  
پر سلف کے اجماع روایات کا تو اتر کا دعویٰ کیا،

والسلف مجمعون علی هذا وقد تواترت الآثار عنهم بأن المیت یعرف زیارة الحی بہ ویستبشر

بہ، اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

میت اپنے زندہ بھائیوں اور رشتہ دار کا عمل بھی جانتا ہے،

وَأَبْلَغُ مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْمَيِّتَ يَعْلَمُ بِعَمَلِ الْحَيِّ مِنْ أَقَارِبِهِ وَإِخْوَانِهِ، پھر اس پر دلائل ذکر کیئے،

آگے مزید اپنے دعویٰ پر استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ

اس بارے میں یہی کافی ہے کہ ان مردوں پر سلام کرنے والے کو زائر کہا گیا ہے، اگر وہ

مردے اس زائر (زیارت کرنے والے) کو نہ جانتے ہوتے، تو اس کو زائر کہنا صحیح نہ ہوتا،

کیونکہ مزور (جس کی زیارت کی جائے) اگر زائر کو نہ جانتا ہوتا تو پھر اس کو زائر کہنا صحیح

نہیں ہے، زیارت کے بارے میں تمام امتوں کے نزدیک یہی معقول بات ہے،

وَيَكْفِي فِي هَذَا تَسْمِيَةُ الْمُسْلِمِ عَلِيْهِمْ زَائِرًا وَلَوْ لَا أَنَّهُمْ يَشْعُرُونَ بِهِ لَمَّا صَحَّ تَسْمِيَتُهُ زَائِرًا فَإِنَّ الْمَزُورَ

إِنْ لَمْ يَعْلَمْ بِزِيَارَةِ مَنْ زَارَهُ لَمْ يَصِحَّ أَنْ يُقَالَ زَارَهُ هَذَا هُوَ الْمَعْقُولُ مِنَ الزِّيَارَةِ عِنْدَ جَمِيعِ الْأُمَمِ،

اس کے بعد حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ

اسی طرح مردوں کو سلام کرنا، اس شخص کو سلام کرنا جو سلام کرنے والے کو نہ جانے نہ پہچانے تو یہ محال بات ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی کہ جب وہ قبور کی زیارت کریں تو ان پر سلام کریں الخ

وذلك السلام عليهم أيضا فان السلام على من لا يشعر ولا يعلم بالمسلم محال وقد علم النبي  
أمته إذا زاروا القبور أن يقولوا سلام عليكم الخ

اور یہ سلام و خطاب و نداء (آواز) اس موجود کے لیے ہوتا ہے جو سنتا ہے اور سمجھتا ہے اور مخاطب کیا جاتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے، اگرچہ سلام کرنے والا جواب نہ سنے، اور اگر آدمی ان مردوں کے قریب نماز پڑھے تو وہ اس کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کی نماز کو جانتے ہیں اور اس پر رشک کرتے ہیں، وهذا السلام والخطاب والنداء لموجود يسمع  
ويخاطب ويعقل ويردود ان لم يسمع المسلم الرد وإذا صلى الرجل قريبا منهم شاهدوه و علموا

صلاته و غبطوه على ذلك •

پھر اسی فصل کے آخر میں حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے یہ مسئلہ ذکر کیا کہ

کیا مردوں اور زندوں کے ارواح آپس میں ملتے ہیں یا نہیں؟

پھر اس کے اثبات پر دلائل ذکر کیئے، اور پھر اس فصل کے آخر میں فرمایا کہ

یہ ایسا امر ہے کہ جس کا انکار وہی شخص کرے گا جو لوگوں میں سے ارواح کے احکام

و شان سے سب سے بڑا جاہل ہو،

وبالجملة فهذا أمر لا ينكره إلا من هو أجهل الناس بالآرواح وأحكامها وشأنها وباللذات التوفيق •

مزید تفصیل حافظ ابن القیم رحمہ اللہ کی درج ذیل عبارات میں ملاحظہ کریں،

قال الامام الحافظ الصوفي ابن القيم في الفصل الأول من هذا الكتاب (أي الروح) تحت

عنوان: "المسألة الأولى وهي هل تعرف الأموات زيارة الأحياء وسلامهم أم لا"

وفي الصحيحين عنه من وجوه متعددة أنه أمر بقتلي بدر فالتواني قليب ثم جاء حتى وقف عليهم وناداهم بأسمائهم يا فلان ابن فلان ويا فلان ابن فلان هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقاً فإني وجدت ما وعدني ربي حقاً فقال له عمر يا رسول الله ما تخاطب من أقوام قد جيفوا فقال والذي بعثني بالحق ما أنتم بأسماء لما أقول منكم ولكنكم لا تستطيعون جواباً، وثبت عنه صلى الله وآله وسلم أن الميت يسمع قرع نعال المشيعين به إذا انصرفوا عنه، وقد شرع النبي لأمته إذا سلموا على أهل القبور أن يسلموا عليهم سلام من يخاطبونه فيقول السلام عليكم دار

قوم مؤمنين وهذا خطاب لمن يسمع ويعقل ولولا ذلك لكان هذا الخطاب بمنزلة خطاب

المعدوم والجماد. والسلف مجمعون على هذا وقد تواترت الآثار عنهم بأن الميت يعرف زيارة

الحیہ و يستبشر به، قال أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد بن أبي الدنيا في كتاب القبور باب

معرفة الموتى بزيارة الأحياء حدثنا محمد بن عون حدثنا يحيى بن يمان عن عبد الله بن سميان

عن زيد بن أسلم عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله ما من رجل يزور قبر أخيه ويجلس عنده إلا استأنس به ورد عليه حتى يقوم، حدثنا محمد بن قدامة الجوهري حدثنا معن بن عيسى القزاز أخبرنا هشام بن سعد حدثنا زيد بن أسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال إذا مر الرجل بقبر أخيه يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام وعرفه وإذا مر بقبر لا يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام... وأبلغ من ذلك أن الميت يعلم بعمل الح من أقاربه وأخوانه قال

عبد الله بن المبارك حدثني ثور بن يزيد عن إبراهيم عن أبي أيوب قال تعرض أعمال الأحياء على الموتى فإذا رأوا حسنا فرحوا واستبشروا وإذا رأوا سوءا قالوا اللهم راجع به وذكر ابن أبي الدنيا عن أحمد بن أبي الحواري قال حدثني محمد أخي قال دخل عباد بن عباد على إبراهيم بن صالح وهو على فلسطين فقال عطني قال بم أعطك أصحك الله بلغني أن أعمال الأحياء تعرض على أقاربهم الموتى فانظر ما تعرض على رسول الله من عملك فمكي إبراهيم حتى اخضلت لحيته... وهذا باب في آثار كثيرة عن الصحابة وكان بعض الأنصار من أقارب عبد الله بن رواحة يقول اللهم إني أعوذ بك من عمل أخزي به عند عبد الله بن رواحة كان يقول ذلك بعد أن استشهد عبد الله، ويكفي في هذا تسمية المسلم عليهم زائرا ولو أنهم يشعرون به

لما صح تسميته زائرا فإن المزور إن لم يعلم بزيارة من زاره لم يصح أن يقال زاره هذا هو  
المعقول من الزيارة عند جميع الأمم وكذلك السلام عليهم أيضا فإن السلام على من لا يشعرون

يعلم بالمسلم محال وقد علم النبي أمته إذا زاروا القبور أن يقولوا سلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين وإننا إن شاء الله بكم لاحقون یرحم الله المستقدمين منا ومنكم والمستأخرين نسأل الله لنا ولكم العافية، وهذا السلام والخطاب والنداء لموجود يسمع ويخاطب ويعقل ويرد وإن لم يسمع المسلم الرد وإذا صلى الرجل قريبا منهم شاهدوه و علموا صلاته و غبطوه على ذلك.

وذكر ابن القيم ما رواه مسلم عن وصية الصحابي عمرو بن العاص رضي الله عنه حيث قال: " فإذا دفنتموني فشنوا على التراب شأثم أقيموا حول قبري قدر ما تتخرج زور ويقسم لكمها حتى أستأنس بكم وأنظروا أرجع به رسل ربي " وعلق ابن القيم بقوله: "فدل على أن الميت يستأنس بالحاضرين عند قبره ويسر بهم"

ثم قال في فصل آخر: "المسألة الثالثة وهي هل تتلاقى أرواح الأحياء وأرواح الأموات أم لا، شواهد هذه المسألة وأدلتها كثر من أن يحصى إلا الله تعالى والحس والواقع من أعدل الشهود بها فتلقى أرواح الأحياء والأموات كما تتلاقى أرواح الأحياء وقد قال تعالى الله يتوفى الأنفس حين موتها والتي لم تمت في منامها فيمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الأخرى إلى أجل مسمى إن في ذلك لآيات لقوم يتفكرون... عن ابن عباس في هذه الآية قال بلغني أن أرواح الأحياء والأموات تتلقى في المنام فيتساکون بينهم فيمسك الله أرواح الموتى ويرسل



أرواح الأحياء إلى أجسادها... وقد دلّ التقاء أرواح الأحياء والأَمْوات أن الله يرى المِيت في

منامه فيستخبره ويخبره المِيت بما لا يعلم الله فيصادف خبره كما أخبر في الماضي والمستقبل وربما

أخبره بما لدفنه المِيت في مكان لم يعلم به سواه وربما أخبره بدين عليه وذكره شواهد وأدبته،

وأبلغ من هذا أنه يخبر بما عمله من عمل لم يطلع عليه أحد من العالمين وأبلغ من هذا أنه

يخبره أنك تأتينا إلى وقت كذا وكذا فيكون كما أخبر وربما أخبره عن أمور يقطع الحي أنه لم يكن

يعرفها غيره... وقال سعيد بن المسيب التقي عبد الله بن سلام وسلمان الفارسي فقال

أحد هالآخريان مت قبلي فالقني فأخبرني ما لقيت من ربك وإن أنا مت قبلك لقيتك

فأخبرتكم فقال الآخرو هل تلتقي الأموات والأحياء قال نعم أرواحهم في الجنة تنذهب حيث

تشاء قال فمات فلان فلقية في المنام فقال توكل وأبشر فلم أر مثل التوكل قط وقال العباس

بن عبد المطلب كنت أشتحي أن أرى عمر في المنام فمأيتة إلا عند قرب الحول فرأيتة يمسح

العرق عن جبينه وهو يقول هذا أوان فراغى إن كاد عرشي ليهطل لولا أن لقيت رء وفار جماً

وفي ختام هذا الفصل قال ابن القيم: " وبالجملة فهذا أمر لا ينكره إلا من هو أجهل الناس

بالأرواح وأحكامها وشأنها والله التوفيق.

((كتاب الروح للإمام ابن القيم الصوفي رحمه الله))

قلت وكيفنا هنا فتوى الشيخ الإمام ابن تيمية وقول الشيخ الإمام الحافظ ابن القيم: "والسلف

مجمعون علی هذا وقد تواترت الآثار عنهم بأن الميت يعرف زیارة الحیة ویستبشر به "، فلما نعلم بأن مصادر التشریع أربعة: الكتاب والسنة والإجماع والقیاس، وقد وردت السنة ببيان حياة الأموات فی قبورهم وسماعهم إیانا وأجمع السلف علی ذلك كما ذكر ابن القیم، فلا عبرة بفتوی الشیخ الفلانی والفلانی فهو لیس بمصدر تشریع،

الی این یذہبون الذین یقولون بالجہار والتکرار أن الشرف کل الشرف فی اتباع السلف وھم لھم مخالفون الاما وافق ھو اھم لماذا اتخد عون انفسکم او اتخد عون الناس باسم السلف ؟؟ ھدانا اللہ ولایا کم إلی سواء السبیل ۰

مردے زندوں کا کلام سنتے ہیں؟؟

اور مردے زندوں کو دیکھتے ہیں؟؟

اور مردے زیارت کرنے والے زندوں کو پہچانتے ہیں؟؟

اور مردوں کی روحیں جہاں چاہیں جاسکتی ہیں؟؟

اور مردوں اور زندوں کی روحیں آپس میں ملاقات بھی کرتی ہیں؟؟

اور مردے قبر پر حاضر ہونے والوں سے مانوس اور خوش ہوتے ہیں؟؟

اور کبھی مردہ زندے کو ماضی و مستقبل کی کوئی خبر خواب میں دیتا ہے اور وہ خبر بالکل صحیح ہوتی ہے؟؟

یہ خطرناک عقائد ( فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں ) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھے؟؟ ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟  
فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب (( الدیوبندیہ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل حدیث کی عدالت میں؟؟ ♦

**مقدمہ 17 =** الامام الحافظ أبو حفص عمر بن علی بن موسی البرزازی رحمہ اللہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں، اور انھوں نے شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے مناقب و سوانح حیات پر (الأعلام العلیة فی مناقب ابن تیمیة) کے نام سے کتاب لکھی ہے، اس میں نویں (9) فصل میں شیخ الاسلام رحمہ اللہ کی کرامات و فراست پر مبنی واقعات و حالات کو بیان کیا،

الامام الحافظ أبو حفص البرزازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

الشیخ العالم المقرئ تقي الدين عبد الله بن الشيخ الصالح المقرئ احمد بن سعيد نے مجھے بیان کیا کہ

جب میں دمشق میں تھا تو وہاں میں بہت سخت بیمار ہو گیا، حتیٰ کہ میں بیٹھ بھی نہیں سکتا تھا، مجھے پتہ ہی نہیں چلا اور میرے سر کے پاس شیخ الاسلام تھے اور میری طبیعت بوجھل

تھی سخت ترین بخار اور مرض کی وجہ سے، پس شیخ الاسلام نے میرے لیے دعا کی، اور شیخ

الاسلام نے فرمایا کہ عافیت آگئی، پس شیخ الاسلام نے یہ بات کہنی تھی اور میرا مرض دور

ہو گیا اور عافیت آگئی اور میں اسی وقت شفا یاب ہو گیا۔

وحدثنی ایضا (الشیخ العالم المقرئ تقی الدین عبد اللہ ابن الشیخ الصالح المقرئ احمد بن سعید

) قال مرضت بد مشق اذ كنت فيهما مرضة شديدة منعني حتى من الجلوس فلم اشعر الا

والشيخ عند راسي وانا مشغل مشغدا بالحمى والمرض فدعاني وقال: يعني ابن تيمية: جاءت

العافية فما هو الا ان فارقتي وجاءت العافية وشفيت من وقتي۔

اسی طرح الامام الحافظ ابو حفص البرزازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے الشیخ العالم المقرئ تقی

الدین عبد اللہ ابن الشیخ الصالح المقرئ احمد بن سعید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ مجھے

الشیخ ابن عماد الدین المقرئ المطرز نے خبر دی،

اور فرمایا کہ میں شیخ الاسلام کے پاس گیا اور میرے پاس اس وقت خرچہ تھا،

پس میں نے شیخ الاسلام کو سلام کیا انھوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور خوش آمدید کہا،

اور مجھے اپنے قریب کیا، لیکن مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ تیرے پاس نفقہ (خرچہ) ہے یا

نہیں؟ کچھ دنوں کے بعد میرا خرچہ ختم ہو گیا تو میں نے دیگر لوگوں کے شیخ الاسلام کے

پیچھے نماز پڑھی اور پھر ان کی مجلس سے نکلنے کا ارادہ کیا، پس شیخ الاسلام نے مجھے روک دیا

اور مجھے بٹھا دیا جب مجلس خالی ہو گئی تو مجھے کچھ دراهم (پیسے) دے دیے،  
 اور فرمایا کہ اب تیرے پاس نفقہ (خرچہ) نہیں ہے، پس میں بہت حیران ہو گیا،  
 اور میں نے جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام پر پہلے میری حالت کا کشف کر لیا تھا جب  
 میرے پاس نفقہ تھا اور پھر جب میرا خرچہ ختم ہو گیا اور میں خرچہ کا محتاج تھا تو یہ حالت  
 بھی اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام پر کشف کر دی۔

وحدثنیٰ ایضاً (الشیخ العالم المقرئ تقی الدین عبد اللہ ابن الشیخ الصالح المقرئ احمد بن  
 سعید) قال أخبرني الشيخ ابن عماد الدين المقرئ المطرز قال قدمت على الشيخ ومعى حينئذ  
 نفقة فسلمت عليه فرد علي ورحب بي وأدنانى ولم يسألنى هل معك نفقة أم لا فلما كان بعد أيام  
 ونفدت نفقتي أردت أن أخرج من مجلسه بعد أن صليت مع الناس وراءه فمنعني وأجلسني  
 دو نهم فلما خلا المجلس دفع الي جملة دراهم وقال: انت الآن بغير نفقة فارتفق بهذه فعلجت  
من ذلك وعلمت ان الله كشفه على حالي أولا لما كان معى نفقة وأخر المانفدت واحتجت الى

### نفقة

(( أعلام العلية في مناقب ابن تيمية، الفصل التاسع في ذكر بعض كراماته و فراسته المكتب

الإسلامي، بيروت، الطبعة الثانية، 1400 بتحقيق: زهير الشاويش))

یادر ہے کہ کتاب (الدیوبندیة) کے کذاب اداکار نے اسی قسم کے کرامات پر مبنی

واقعات و عبارات چوری کر کے توڑ مروڑ کے کھینچ گھسیٹ کے اپنا شیطانی اجتہاد کر کے یہ خانہ ساز عقیدہ بھی کشید کیا کہ دیوبندی اپنے اکابر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ شفا دیتے ہیں اور غیب جانتے ہیں ۰

(( معاذ اللہ، سبحانک هذا بھتان عظیم ))

شیخ الاسلام نے فرمایا کہ عافیت آگئی، پس شیخ الاسلام نے یہ بات کہنی تھی اور میرا مرض دور ہو گیا اور عافیت آگئی؟؟

شیخ الاسلام کو ان کے پاس خرچہ موجود ہونے کا بھی کشف ہو گیا تھا اور خرچہ ختم ہونے کا بھی کشف ہو گیا؟؟

یہ خطرناک عقائد ( فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں ) کسی دیوبندی کی کتاب میں تو نہیں لکھے؟؟

ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں،

اور بالخصوص کتاب (( الدیوبندیۃ )) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل

حدیث کی عدالت میں؟؟ ♦

مقدمہ 18 = شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

وہ مشاہدات جو بعض عارفین کو بیداری کی حالت میں حاصل ہوتے ہیں، جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران اپنی بیٹی کی منگنی کی بات کی تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم مجھ سے عورتوں کے بارے بات کرتے ہو اور ہم تو اپنے طواف میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں،

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

یہ علمی مشہود مثال کے ساتھ متعلق ہے، لیکن جہاں تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ زیارت کی ہے، تو اس میں کلام ہے لیکن یہ جگہ اس پر کلام کرنے کا نہیں ہے، (یعنی اس کی تفصیل دوسرے مقام پر)

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

یہ علمی مثال قلوب میں اللہ تعالیٰ کی معرفت و محبت کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، بلکہ مخلوق اللہ تعالیٰ پر اور اللہ کی کتاب پر اور اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے میں مختلف قسم کے ہیں، پس مخلوق میں سے ہر ایک کے دل میں اپنی معرفت کے اعتبار سے کتاب و رسول کی ایک علمی مثال موجود ہے، باوجودیکہ اللہ پر اور اللہ کی کتاب پر اور اللہ کے رسول پر ایمان لانے میں سب شریک ہیں، لیکن اس بارے میں (معرفت و علم) کے اعتبار مختلف درجات رکھتے ہیں، (یعنی سب ایک جیسے نہیں ہیں)۔

قال ابن تيمية في مجموع الفتاوى 5 / 251، 252 ) مانصه: (والمشاهدات) التي قد

تحصل لبعض العارفين في البيضة كقول ابن عمر لابن الزبير لما خطب اليه ابنته في الطواف

أتحدثن في النساء ونحن نترأى الله عز وجل في طوافنا وأمثال ذلك انملة تتعلق بالمثال  
العلمي المشهود لكن رؤية النبي ((لربّه فيها كلام ليس هذا موضعه فان ابن عباس قال رآه  
بفؤاده مرتين فالنبي)) مخصوص بمالم يشرّك فيه غيره، وهذا المثال العلمي يتنوع في القلوب  
بحسب المعرفة باللّٰه والمحبة له تنوعاً لا ينحصر بل الخلق في ايمانهم (باللّٰه) و(كتابه) و(رسوله)  
متنوعون فكل منهم في قلبه للكتاب والرسول مثال علمي بحسب معرفته مع اشتراكهم في  
الايمان باللّٰه وكتابه ورسوله فهم متنوعون في ذلك متفاضلون. اهـ-

شيخ الاسلام ابن تيمية رحمه الله

اپنی (مجموع الفتاوی) میں ایک جگہ کچھ اشعار ذکر کرتے ہیں، جن میں شعر کے آخری کا  
مصرعہ کا ترجمہ یہ ہے،

اور اُرباب التجلی کے دلوں کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نظر آتے ہیں •

يقول ابن تيمية رحمه الله في كتابه مجموع الفتاوى (6 / 28 ) مانصه: (ويشبه هذا من

بعض الوجوه ظهور الاجسام المستنيرة وغير هائي الاجسام الشفافة كالمرآة المصقوفة والماء الصافي  
ونحو ذلك بحيث ينظر الانسان في الماء الصافي السماء والشمس والقمر والكواكب كما قال بعضهم



% اذواق السماء علی صفاء % کدرانی بحر سہ انسیم % تری فیہ السماء بلا امتراء % کذاک  
البدربید و النجوم % و کذا قلوب ارباب التجلی % یری فی صفوها اللہ العظیم ) اہ۔ ..

ہم تو اپنے طواف میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کرتے ہیں؟؟  
اُرباب التجلی کے دلوں کی صفائی میں اللہ تعالیٰ نظر آتے ہیں؟؟  
یہ خطرناک عقائد (فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں  
تو نہیں لکھے؟؟

ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟  
فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں،  
اور بالخصوص کتاب ((الذیوبندیہ)) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل  
حدیث کی عدالت میں؟؟ ♦

مقدمہ 19 = شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

اُہل التصوف (صوفیہ کرام) کے کلام میں کچھ عبارات ایسی ہوتی ہیں جن میں ظاہری  
طور پر وہ ہم ہوتا ہے، بلکہ بعض دفعہ تو وہ عبارات ظاہری طور پر خطرناک ہوتی ہیں، لیکن  
وہ عبارات صحیح معنی کا احتمال بھی رکھتی ہے، صحیح معنی پر ان کو حمل کرنا ممکن ہوتا ہے،  
لہذا انصاف یہ ہے کہ صوفیہ کرام کی ان عبارات کو صحیح معنی پر حمل کیا جائے گا،

جیسے فَنَاءَ ، اور شُهُود ، اور كَشَفَ ، وغیرہ (الفاظ)۔

قال ابن تیمیة فی من (مجموع الفتاویٰ/ ص 337)

وفی کلام اهل التصوف عبارات موصیة فی ظاہرہا بل وموحشة أحيانًا، ولكن  
تحتمل وجہًا صحیحًا یمکن حملہا علیہ فمن الإنصاف أن تحمل علی الوجه الصحیح سح کالفناء،  
والشهود، والكشف ، ونحو ذلك .

شیخ الاسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

فَنَاءَ کی تین قسمیں ہیں ،

1 = ایک قسم ہے کاملین کی فَنَاءَ ، انبیاء و اولیاء میں سے ،

2 = دوسری قسم ہے قاصدین کی فَنَاءَ ، اولیاء و صالحین میں سے ،

3 = تیسری قسم ہے منافقین و ملحدین کی فَنَاءَ ،

شیخ الاسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

فَنَاءَ کی پہلی قسم وہ ہوتی ہے کہ مَا سِوَى اللَّهِ ( اللہ کے علاوہ ) کے  
ارادہ کرنے سے فَنَاءَ ہو جائے اس طور پر کہ صرف اللہ سے محبت کرے  
صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرے صرف اللہ پر توکل کرے صرف اللہ  
کو چاہے اور طلب کرے وغیرہ الخ

اس کے بعد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فناء کی دوسری قسم کی تفصیل بیان کی ، اور فرمایا کہ فناء کی یہ قسم اکثر سالکین کو پیش آتی ہے الخ اور پھر شیخ الاسلام نے یہ بھی بیان کبھی اس فناء میں انا الحق ، اوسجانی ، اومانیا الحجة لا اللہ ، کے الفاظ بھی نکل جاتے ہیں الخ

مزید تفصیل کے لیے شیخ الاسلام کی (مجموع الفتاوی) اور اسی طرح صوفی ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب (مدارج السالکین) کی طرف رجوع فرمائیں ، بہت ہی عجیب و غریب تشریح کی ہے خصوصاً صوفی ابن القیم رحمہ اللہ کی یہ کتاب تو علم تصوف میں شاہکار کتاب ہے ، تیسری جلد میں (باب الفناء و باب البقاء) پر بحث کرتے ہیں ،

(( ومن يريد الاستزادة في هذا الموضوع فليراجع فتاوى شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله ، الجزء العاشر ، صفحة 219 وكذلك مدارج السالکين للإمام الشيخ الصوفي ابن القيم رحمه الله ، الجزء الثالث باب الفناء و باب البقاء صفحة 387، 369 ))

انصاف تو یہ ہے کہ صوفیہ کرام کی عبارات جیسے فناء ، اور شہود ، اور کشف ، وغیرہ سے صحیح معنی مراد لیا جائے گا ، یہ کہنے والا کوئی دیوبندی تو نہیں ہے ؟؟؟

فناء کی تین قسمیں ہیں ، ایک قسم ہے کاملین کی فناء ، دوسری قسم ہے قاصدین کی فناء ، تیسری قسم ہے منافقین و ملحدین کی فناء ، ؟؟؟

فتاء کی یہ اقسام بیان کرنے والا کوئی دیوبندی تو نہیں ہے؟؟؟  
یہ خطرناک عقائد (فرقہ جدید اہل حدیث کی نظر میں) کسی دیوبندی کی کتاب میں  
تو نہیں لکھے؟؟؟

ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟؟  
اور یہ بھی ملحوظ رہے گذشتہ تصریحات کی طرح یہ ساری تصریح بھی (ارواحِ ثلاثہ) کی  
طرح حکایات و واقعات کے کتاب میں نہیں ہو رہی، بلکہ فتاویٰ کی مستند کتاب میں ہو رہی  
ہے؟؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں، اور بالخصوص  
کتاب (الدیوبندیۃ) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل حدیث کی عدالت  
میں؟؟؟

مقدمہ 20 = جیسا کہ معلوم ہے کہ آج کل کا فرقہ جدید اہل حدیث اور بہت ساری  
ثابت چیزوں کے انکار کے ساتھ ساتھ عقیدہ (حیۃ الانبیاء فی القبور) کے بھی منکر ہیں،  
اور علماء دیوبند اور دیگر تمام اہل سنت عقیدہ (حیۃ الانبیاء فی القبور) کے قائل ہیں، تو اس  
فرقہ جدید کے جہلاء اس عقیدہ کی وجہ سے بھی علماء دیوبند پر طعن و تشنیع کرتے ہیں،  
اور اس طرح دانستہ یا نادانستہ طور پر شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ

یہاں بھی ان جہلاء کی طعن و تشنیع کا نشانہ بن جاتے ہیں، کیونکہ یہ دونوں حضرات بھی عقیدہ (حیۃ الانبیاء فی القبور) کے قائل ہیں، بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ انتہائی سختی کے ساتھ قائل ہیں تو بے جا نہیں ہوگا، جیسا کہ آپ ان کی کتب میں ملاحظہ کر سکتے ہیں،

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

انبیاء و صالحین اپنے قبروں میں زندہ ہیں الخ

قال الشيخ ابن تیمیة کما فی مجموع الفتاوی (330/1):

و کذلک الانبیاء و الصالحون وان كانوا اُحیاء فی قبورهم وان قدر انهم یدعون للأحیاء وان وردت بہ آثار فلیس لأحد أن یطلب منہم ذلک ولم یفعل ذلک أحد من السلف لأن ذلک ذریعة إلی الشک بھم و عبادتھم من دون اللہ تعالیٰ بخلاف الطلب من أحدھم فی حیاتیہ فانہ لا یفضی إلی الشک "۱۰۰ھ۔

و قال ایضاً کما فی مجموع الفتاوی (502/27):

فہذہ نصوصہ الصریحۃ۔ آی النبی صلی اللہ علیہ وسلم - توجب تحریم إلتخاذ قبورهم مساجد مع أنہم مدفونون فیہا وہم اُحیاء فی قبورهم ویستحب إلتیان قبورهم للسلام علیہم ومع ہذا یحرم إلتیانھا للصلاة عندھا وإلتخاذھا مساجد "۱۰۰ھ۔

شیخ الاسلام کے شاگرد شیخ ابن مفلح اپنی (کتاب الفروع) میں فرماتے ہیں کہ

ہمارے شیخ ابن تیمیہ نے فرمایا کہ اس بارے میں بکثرت آثار موجود ہیں کہ دنیا میں میت کے جواہل و اصحاب ہیں ان کے احوال اس کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں اور ان کو پہچانتا ہے، اور اس بارے میں آثار موجود ہیں کہ میت دیکھتا بھی ہے اور میت کے پاس جو کچھ کیا جائے وہ جانتا بھی ہے، اچھے کام سے خوش ہوتا ہے اور بُرے کام سے اس کو اذیت ہوتی ہے۔

قال تلميذه ابن مفلح ما هو اشد من هذا في كتاب الفروع (235/2):

" قال شيخنا- اي ابن تيمية - استفاضت الآثار بمعرفة - أي الميت - بأحوال أهله وأصحابه في الدنيا وأن ذلك يعرض عليه وجاءت الآثار بأنه يرى أيضا وبأنه يدري بما يفعل عنده ويسر بما كان حسنا ويتألم بما كان قبيحا " اهـ

اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ

اپنی "قصیدہ" میں انتہائی بہترین اشعار میں عقیدہ (حياة الأنبياء في القبور) کو بیان کرتے ہیں، اور "کتاب الروح" میں تو انتہائی تفصیل سے عجیب و غریب حقائق بیان کرتے ہیں، اور خصوصاً روح کے احوال و احکام پر جو حقائق "کتاب الروح" میں صوفی ابن القیم رحمہ اللہ نے بیان کیئے ہیں شاید ہی کسی اور کتاب میں اتنی تفصیل و تشریح ملے، ابن القیم رحمہ اللہ اپنی "قصیدہ" میں اس عقیدہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں،

فان احتججتم بالشهيد بأنه \*\*\* جي كما قد جاء في القرآن  
والرسل أكمل حالة منه بلا \*\*\* شك وهذا ظاهر التبيان  
فلذا ككانوا بالحياة أحق من \*\*\* شهدائنا بالعقل والبرهان  
وبأن عقد نكاحه لم ينفسخ \*\*\* فنساؤه في عصمة وصيان  
ولأجل هذا لم يحل لغيره \*\*\* منهن واحدة مدى الأزمان  
أفليس في هذا دليل أنه \*\*\* جي لمن كانت له أذنان  
أو لم ير المختار موسى قائما \*\*\* في قبره لصلاة ذي القربان  
أفميت يأتي الصلاة وأن ذا \*\*\* عين المحال وواضح البطلان  
أو لم يقل راني أريد على الذي \*\*\* يأتي بتسليم مع الإحسان  
أيردميت السلام على الذي \*\*\* يأتي به هذا من البهتان  
هذا وقد جاء الحديث بأنهم \*\*\* أحياء في الأجداث ذاتين  
وبأن أعمال العباد عليه تعرض دائما في جمعة يومان  
يوم الخميس ويوم الاثنين الذي قد خص بالفضل العظيم الشأن

((كتاب شرح قصيدة ابن القيم 2))

سبحان الله جس خوبصورت و علمی و تحقیقی انداز میں ابن القیم رحمہ اللہ نے

حياة الأنبياء في القبور) کو ثابت کیا ہے، میرے پاس تو اس کی تشریح کے لیے الفاظ نہیں

ہیں •

انبیاء و صالحین اپنے قبروں میں زندہ ہیں؟؟

اس بارے میں بکثرت آثار موجود ہیں کہ دنیا میں میت کے جواہل و اصحاب ہیں ان کے

احوال اس کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں؟؟

اور مردہ ان کو پہچانتا ہے؟؟

اور اس بارے میں آثار موجود ہیں کہ میت دیکھتا بھی ہے اور میت کے پاس جو کچھ کیا

جائے وہ جانتا بھی ہے؟؟

ایسے عقائد رکھنے والا شخص شرعی اعتبار سے کس برتاؤ و حکم کا مستحق ہے؟؟؟

فیصلہ صرف اور صرف فرقہ جدید اہل حدیث کی عدالت میں، اور بالخصوص

کتاب (الدیوبندیۃ) لکھنے والے سچے پکے خالص توحیدی سلفی اہل حدیث کی عدالت میں

•؟؟؟

## حرف آخر

یہ موضوع تو بہت طویل ہے اور یہ باب بڑا وسیع ہے لیکن میں نے جو بیس مقدمات پیش کیئے ہیں میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، یقیناً اس کا جواب ان کے پاس کچھ نہیں ہے، لیکن کم



از کم ایک ناواقف شخص پر ان کا دھوکہ و کذب و فریب و جہالت و خیانت کافی واضح ہو گیا، اور جو کچھ میں نے ذکر کیا ایک عقل مند آدمی کی عبرت و نصیحت کے لیے یہ کافی ہے، باقی ایک معاند و متعصب و ضدی شخص کے لیے بڑے بڑے دفتر بھی ناکافی ہیں، آخر میں بطور خلاصہ و حاصل بحث چند ضروری باتیں ذکر کرتا ہوں •

**1 =** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی چند فتاویٰ جات و عبارات میں نے اس لیے ذکر کیے کہ کتاب **((الدیوبندیہ))** لکھنے والے مجھول مطلق نے سعودی سلفی مشائخ کو یہ شکایت بھی کی تھی کہ یہ دیوبندی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور حافظ ابن القیم رحمہ اللہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، اسی لیے میں نے شیخ الاسلام کی کتب سے یہ مختصر عبارات نقل کیے ہیں، اور یہ ساری تفصیل دراصل **((الدیوبندیہ))** کتاب لکھنے والے کذاب شخص کی کذب بیانی، بہتان بازی، و افتراء پردازی، و افسانہ نگاری، و شعبہ بازی، کا پردہ چاک کرنے کے لیے اور اس کی منافقت و حماقت و جہالت و خیانت و خباثت باطنی کو طشت از بام کرنے کے لیے پیش کی گئی ہے،

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی یہ عبارات و فتاویٰ و اقوال میں نے اس لیے ذکر نہیں کیے کہ فرقہ جدید اہل حدیث شیخ الاسلام کو اپنا راہبر و راہنما تسلیم کرتی ہے، ہر گز نہیں اس جاہل فرقے کا شیخ الاسلام سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ان کی تعلیمات کی ان کو

کچھ خبر ہے، آج کل فرقہ جدید اہل حدیث میں شامل کچھ جہلاء شیخ الاسلام سے عقیدت و محبت کا خالی خولی دعویٰ صرف اور صرف اس لیے کرتے ہیں کہ اس کی وجہ سے عرب کے سلفی مشائخ میں تھوڑی پذیرائی ملے اور ساتھ ہی وہاں سے دانا پانی بھی ملتا رہے، اور ویسے تو جو کچھ میں نے شیخ الاسلام کی کتب سے نقل کیا یہی کچھ بلکہ اس سے کہیں زیادہ مواد فرقہ جدید اہل حدیث کے بانیان و موجدین میں کی کتب میں بھی موجود ہے، لیکن اس کا جواب یہ لوگ بآسانی یہ دے دیتے ہیں کہ ہم ان کے مقلد نہیں ہیں وغیرہ، یقیناً شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ان اقوال و فتاویٰ کا بھی زیادہ سے زیادہ یہی جواب دیں گے کہ ہم شیخ الاسلام کے مقلد تو نہیں ہیں، لیکن یقیناً ایک عقل و دانش رکھنے والا شخص صرف اس قدر جواب سے راضی نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ یہ سوال کرے گا کہ جو کچھ عبارات کرامات وغیرہ تم نے علماء دیوبند کی کتب سے لے کر اس پر کفر و شرک و ضلال فتوے دیتے رہے، بعینہ اسی طرح کی کرامات و اقوال و تصریحات شیخ الاسلام کی کتب سے تمہارے سامنے پیش کی گی، تو تم جواب میں صرف یہ کہتے ہو کہ ہم شیخ الاسلام کے مقلد تو نہیں ہیں، ہم تو صرف کتاب و سنت کو ماننے والے ہیں،

یہاں سے ایک عقل مند آدمی فرقہ جدید اہل حدیث میں شامل ان بڑے جہلاء کی امانت و دیانت و حقیقت کو خوب جان لے گا، کسی ایک شخص کی کتاب سے کوئی بات لی اور اس

پر کفر و شرک کا گولہ داغ دیا اور آسمان سر پہ اٹھا دیا، اور بعینہ وہی بات اگر کسی دوسرے شخص کی کتاب سے دکھادی جائے تو وہاں صرف یہ جواب کہ ہم ان کے مقلد تو نہیں ہیں، ہم تو صرف کتاب و سنت کے تابع دار ہیں؟؟؟

**2 =** شیخ الاسلام کی جو عبارات و تصریحات میں نے ذکر کی ہیں، اس سے میرا مقصد (معاذ اللہ) شیخ الاسلام کی ذات پر یا ان کے اقوال و تصریحات پر طعن و تشنیع نہیں ہے، اور نہ ہمارے نزدیک اس پر کوئی اشکال و اعتراض ہے، بلکہ یہ سب کچھ کتاب ((الدیوبندیہ)) لکھنے والے مجھول مطلق اور اس کے ہمنواؤں کی حقیقت و اصلیت واضح کرنے کے لیے ہے، اور شیخ الاسلام کی یہ اقوال و تصریحات ان کے لیے گلے میں انگی ہوئی ہڈی کی طرح ہیں، جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے جاہل عوام کو تو چند وساوس کے ذریعے زیر کر لیں گے، لیکن ایک عقل مند آدمی کبھی بھی ان کے فرسودہ وساوس قبول نہیں کرے گا۔

**3 =** اسی طرح ہم دوبارہ یہ مطالبہ بھی دوہراتے ہیں کہ شیخ الاسلام کی جو عبارات و فتاویٰ و اقوال گذشتہ سطور میں ہم نے نقل کیے ہیں، جو یقیناً آج کل کے فرقہ جدید اہل حدیث میں شامل موحدین کے نفسانی مسلک و مزاج بالکل خلاف ہیں، اور بالخصوص کتاب ((الدیوبندیہ)) لکھنے والے پکے توحیدی سلفی کے مسلک کے بالکل متضاد باتیں

ہیں، لہذا اصلاح و ارشاد کی نیت سے تحریری طور پر اس کا رد و جواب ضرور لکھیں اگرچہ ایک چھوٹا سا رسالہ کیوں نہ ہو، کیونکہ کتاب **((الدیوبندیہ))** میں جن عبارات و واقعات و کرامات کو لے کر شکم پرستوں اور بد بختوں نے ان پر عقائد کا لیبل لگا کر تمام اکابر علماء دیوبند کو کافر و مشرک و گمراہ کہا گیا، اور اس فعل شنیع و امر فبیح کا ارتکاب کیا، میں نے اسی قسم کے فتاویٰ و اقوال و عبارات شیخ الاسلام کی کتب سے بحوالہ نقل کیے اور فیصلہ انہی لوگوں کے ذمہ چھوڑ دیا،

**4 =** کسی بھی مسلمان پر تکفیر کا حکم و اقدام بہت دشوار اور خطرناک اور ہولناک چیز ہے، جس شخص کا دل میں ایمان و تقویٰ و فکر آخرت و خشیت الہی سے معمور ہوگا، تو وہ کبھی کسی مسلمان کو محض خیالات و وساوس اور سنی سنائی باتوں کی بناء پر کفر کا حکم نہیں لگائے گا، کیونکہ کسی کو کافر کہہ دیا یا لکھ دیا اور کفر کا حکم لگا دیا،

تو اس پر کتنے سارے اور احکام شریعت میں مرتب ہو جاتے ہیں، مثلاً جس پر کفر کا حکم و فتویٰ لگا دیا، تو اس حکم کے ساتھ اس فتویٰ لگانے والے نے یہ خبر بھی دے دی کہ

**1 =** یہ آدمی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں پڑا رہے گا اور جہنم سے کبھی نہیں نکلے گا۔

**2 =** اور دنیا میں اس کا خون و جان و مال سب مباح ہو گیا۔

**3 =** کسی مسلمان عورت کا اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

4= زندگی میں اور موت کے بعد اس پر اسلامی احکام جاری نہیں ہو سکتے •

5= اس کے تمام نیک اعمال ضائع ہو گئے • وغیرہ ذالک

خلاصہ یہ کہ کسی بھی مسلمان کی تکفیر کوئی کھیل تماشہ کی بات نہیں بلکہ ایک سخت ترین اور شدید ترین وبال و عذاب کو اپنے سر لینا ہے، بلکہ شریعت نے یہ بتلادیا کہ مسلمان کو کافر کہنے اور لعنت کرنے کا وبال خود قاتل کی طرف جاتا ہے، اور مسلمان کو گالی دینا فسق و فجور ہے، اسی کی غیبت کرنا اس پر بہتان لگانا، اس پر ظلم کرنا وغیرہ گناہ کبیرہ ہے، یہ عقوبت اور سزا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے،

باقی جس شخص کی ناحق تکفیر کی اور اس پر لعنت کی، غیبت کی، گالی دی، بہتان لگایا، ظلم کیا، وغیرہ تو اس شخص کا حق ابھی اس تکفیر کرنے والے لعنت کرنے والے ظلم کرنے والے بہتان لگانے والے گالی دینے والے کے ذمہ باقی ہے، اب غور و فکر کا مقام ہے کہ ناحق تکفیر کرنے والا خود کافر بن گیا، لعنت کرنے والا خود ملعون بن گیا، گالی و بہتان و غیبت و ظلم کرنے والے خود فاسق و مجرم بن گیا اور یہاں تک اس کا وبال و سزا ختم نہیں ہوگی بلکہ روز محشر ان لوگوں کے گناہ بھی اس کے سر ڈالے جائیں گے، کیا اتنی شدید سزا اور سخت ترین وبال کوئی عقل مند آدمی اپنے سر لے سکتا ہے، اللہ کی پناہ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے، اس لیے میں ان عوام لوگوں سے نصیحت کرتا ہوں کہ کفر و شرک کا جو ڈرامہ علماء

دیوبند کے خلاف چند جاہل لوگوں نے رچایا، اور اپنی عاقبت خراب کی، تم ان لوگوں کی ہاں میں ہاں نہ ملاؤ ان کی صف میں شامل نہ ہوں، اسی میں تمہارا خیر اور بھلا ہے، اور اگر تم اس نصیحت کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں اور جو بکواس و خرافات وہ جاہل بکتے ہیں تم بھی اس کی تصدیق کرتے ہوں اور انھیں جُملاء کے برے راستے پر چلتے ہو تو پھر ان کی طرح تم بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں جواب دہی کے لیے تیار رہو، اور یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تمہارا یہ عذر مقبول نہیں ہوگا کہ ہمارے فلاں شیخ صاحب علماء دیوبند کو کافر و مشرک کہتے تھے اس لیے ہم نے بھی اس کی پیروی میں یہ راستہ اختیار کیا، اس لیے عوام اور ناواقف لوگوں پر حجت تمام ہو چکی ہے، اور جن جہلاء و حمقاء نے تکفیر کا یہ مذموم کھیل محض اپنی نفسانی و شیطانی جذبات و خواہشات کو تسکین دینے کے لیے کھیلا ہے، تو ایسے لوگوں کا حقیقی چہرہ و باطنی خبث اظہر من الشمس ہو گیا ہے، لہذا پھر بھی اگر تم ایسے جاہلین و کذابین کی اتباع پر مصر ہو تو پھر تیار رہو جو جواب دہی و مواخذہ ان کا ہوگا وہی تمہارا بھی ہوگا۔

**5 = اہل اسلام کی تکفیر کرنا ایک بہت بڑا سنگین جرم ہے، اور پھر اس جرم عظیم کے ارتکاب کی کئی وجوہات ہوتی ہیں، درحقیقت اس جرم کا ارتکاب وہی شخص کرتا ہے جو احکام الشریعہ سے بالکل جاہل ہوتا ہے، اور کبھی لوگوں سے حسد و حقد و بغض و عداوت کی**

وجہ سے اس جرم عظیم کا ارتکاب کیا جاتا ہے، کبھی اغراض دنیا میں سے کسی غرض و مفاد کو حاصل کرنے کے لیے، اور کبھی جُملاء میں شہرت و غلبہ حاصل کرنے کے لیے، اور کبھی ضد و تعصب وغیرہ کی بناء پر اس جرم عظیم کا ارتکاب کیا جاتا ہے، غرض مختلف اسباب ہیں چند کا ذکر میں نے کر دیا،

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَقَىٰ بِالْإِسْلَامِ لَسْتُ مُؤْمِنًا ۚ النِّسَاءُ:

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ یہاں آیت میں "الْإِسْلَام" سے مراد اسلام ہے اور دلیل اس کی اس بعد والے الفاظ ہیں یعنی "لَسْتُ مُؤْمِنًا"، مطلب یہ ہے کہ جو شخص اسلام کا اظہار کرے تو تم اس کو یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے، اور تم اس شخص سے اسلام و ایمان کی صفت سلب نہ کرو، بعض مفسرین کرام فرماتے ہیں مطلب اس کا یہ ہے کہ جو تم کو سلام کرے یعنی سلام جو مسلمانوں کا شعار ہے اور تحیۃ الاسلام ہے تو تم اس کو یہ نہ کہو کہ تو مؤمن نہیں ہے،

اور پھر اہل التفسیر نے اس آیت کی شان نزول میں کی روایات نقل کی ہیں، سب کی سب روایات کا حاصل یہ ہے کہ کسی صحابی کے سامنے کسی نے اسلام کا اظہار کیا

تھا اور انہوں نے اس کی نفی کر دی تھی،

تو پھر یہ آیت نازل ہوئی، اسی ضمن میں مسند احمد اور ترمذی اور میں بسند حسن یہ روایت موجود ہے، مرّر جل من بنی سلیم بن نضر من الصحابة کان یرعیہ غنمہ فسلم علیہم وکانوا فی سرّیة، فقالوا: لا یسلم علینا إلا لیتعویذ منا، فعمدوا إلیہ فقتلوه وأخذوا غنمہ فزلت الآية.

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت أسامة بن زید کی روایت میں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

(أَکْتَلْتُم بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ أَکْتَلْتُم بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟)

کیا تم نے اس کو قتل کر دیا بعد اس کے کہ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا؟

دوسری روایت کے الفاظ ہیں،

(أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ فَعَرَفْتَ أَقَالَهَا خَوْفًا أَمْ لَا)

کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا تھا کہ اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خوف کی وجہ سے کہا تھا یا

نہیں؟

یاد رہے کہ تکفیر احکام شریعت میں سے ایک حکم ہے جس کے مختلف اسباب و ضوابط و شروط و موانع و آثار ہیں، اور پھر تکفیر چونکہ حکم شرعی ہے تو یہ شرعی دلائل کے ساتھ

ثابت ہوگا،



شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اہل سنت والجماعت کا مسلک و مذہب یہ ہے کہ وہ اہل قبلہ کو صرف گناہ کی بنا پر کافر نہیں کہتے، اور نہ ہی فقط تاویل کی وجہ سے کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ اگر فرد واحد میں نیکیاں اور بدیاں دونوں پائی جاتی ہیں تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے "انتہی

قال شیخ الإسلام ابن تیمیة رحمہ اللہ

مذہب اہل السنة والجماعة أنهم لا يكفرون أهل القبلة بمجرد الذنوب، ولا بمجرد التأويل، بل الشخص الواحد إذا كانت له حسنات وسينات فأمره إلى الله "انتہی۔

"مجموع الفتاوی" (478/27)

اور ایک دوسری جگہ کہتے ہیں

"کسی شخص کے لیے بھی کسی مسلمان شخص کو کسی غلطی اور خطا کی بنا پر اس وقت تک کافر قرار دینا جائز نہیں جب تک کہ اس کے کفر کی دلیل و حجت (شرعی، یقینی و قطعی) ثابت نہ ہو، اور جس کا یقینی طور پر اسلام ثابت ہو جائے تو وہ صرف شک کی بنا پر زائل نہیں ہو سکتا، بلکہ اس کا اسلام تو حجت قائم ہونے اور شبہ زائل ہونے کے بعد ہی زائل ہوگا" انتہی

وقال رحمہ اللہ

ولیس لأحد أن يكفر أحدًا من المسلمين، وإن أخطأ وغلط، حتى تقام عليه الحجة، وتبين له المحجة،

ومن ثبت اسلامه بيقين لم يزل ذلك عنه بالشك، بل لا يزول إلا بعد إقامة الحجة، وإزالة  
الشبهة "انتھی۔

"مجموع الفتاوی" (12/466)

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اہل سنت کے آئمہ اور اہل علم میں عدل و انصاف اور رحمت ہے وہ اس حق کو پہچانتے ہیں  
جس پر ہیں اور سنت کے موافق اور بدعات سے سلیم ہیں، وہ اپنے مخالف کے معاملہ میں  
عدل و انصاف کرتے ہیں چاہے ان کا مخالف ان پر ظلم ہی کرے جس طرح اللہ سبحانہ و  
تعالیٰ کافرمان ہے:

تم اللہ کی خاطر حق پر قائم ہو جاؤ، اور حق و انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ،  
کسی قوم کی عداوت و دشمنی تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کر دے، عدل کیا کرو جو پر ہیزگار  
کے زیادہ نزدیک ہے { المائدہ 8

اور وہ مخلوق پر رحم کرتے ہوئے ان کے لیے خیر و بھلائی اور ہدایت و علم چاہتے ہیں، نہ کہ  
ان کے لیے کوئی شر و برائی...، اس لیے اہل علم و سنت اپنے مخالف کو کافر نہیں کہتے اگرچہ  
ان کا مخالف انہیں کافر بھی کہتا ہو؛ کیونکہ کفر ایک شرعی حکم ہے "انتی

قال رحمه الله:

"وأئمة السنة والجماعة وأهل العلم والإيمان فيهم العلم والعدل والرحمة، فيعلمون الحق الذي يكونون به موافقين للسنة سالمين من البدعة، ويعدلون على من خرج منها، ولو ظلمهم، كما قال تعالى (كُونُوا قَوْمِ اللَّهِ سُخَّرَ لَهُمْ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاَنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ) المائدة/8 .

ویرحمون الخلق فیریدون لهم الخیر والهدی والعلم، لایقصدون لهم الشر...، فلہذا کان أهل العلم والسنة لایکفرون من خالفهم، وإن کان ذلک المخالف یکفرهم؛ لأن الکفر حکم شرعی۔  
انتہی۔

الرد علی البکری" ص/256 – 258

اور علماء حق علماء دیوبند کا بھی اپنے مخالفین اہل بدعت و ضلال کے ساتھ یہی طرز ہے ، کہ مخالف ان کی تکفیر کرتے ہیں ، لیکن وہ جواباً تکفیر کا جواب تکفیر سے نہیں دیتے ، بلکہ معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں ، اور یہی اہل العلم و اہل السنة والجماعة کا وصف و امتیاز ہے ،

## ابن تیمیہ رح کا کشف اور لوح محفوظ پر اطلاع

ابن قیم رح شیخ الاسلام کی باطنی فراست کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام کی فراست میں عجیب عجیب امور دیکھے اور جو میں نے مشاہدہ نہیں کیئے وہ بہت بڑے ہیں اور ان کی فراست کے واقعات کو جمع کرنے کیلئے ایک بڑا دفتر چائیے، فرمایا کہ ابن تیمیہ رح نے،، 699 ہجری،، کے سال اپنے ساتھیوں کو خبر دی کہ، ملک شام، میں تاتاری داخل ہوں گے اور مسلمانوں کے لشکر کو فتح ملے گی اور، دمشق، میں قتل عام اور قید و بند نہیں ہوگا اور یہ خبر ابن تیمیہ رح نے تاتاریوں کی تحریک سے پہلے دی تھی

پھر ابن تیمیہ رح نے لوگوں کو خبر دی،، 702 ہجری،، میں جب تاتاریوں کی تحریک شروع ہوئی اور انھوں نے ملک شام میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو شیخ الاسلام نے فرمایا کہ تاتاریوں کو شکست و ہزیمت ہوگی اور مسلمانوں کو فتح و نصرت ملے گی اور شیخ الاسلام نے یہ بات قسم اٹھا کر کہی، کسی نے کہا ان شاء اللہ بھی بولیں تو فرمایا ان شاء اللہ یقیناً۔ ابن القیم رح فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام سے سنا فرمایا کہ، جب انھوں نے مجھ پر بہت زیادہ اصرار کیا تو میں نے کہا کہ مجھ پر زیادہ اصرار نہ کرو اللہ تعالیٰ نے،، لوح محفوظ،، پر لکھ

دیا ہے کہ تاتاریوں کو اس مرتبہ شکست ہوگی اور فتح مسلمان لشکروں کی ہوگی، اور ایسا ہی  
ہوا الخ ابن القیم رح فرماتے ہیں کہ مجھے کی مرتبہ ابن تیمیہ رح نے ایسے باطنی امور کی  
خبر دی جو میرے ساتھ تھی میں نے صرف ارادہ کیا تھا زبان سے نہیں بولا تھا، اور مجھے  
بعض ایسے بڑے واقعات کی بھی خبر دی جو مستقبل میں ہونے والے تھے، ان میں سے  
بعض تو میں نے دیکھ لیے ہیں باقی کا انتظار کر رہا ہوں، اور جو کچھ شیخ الاسلام کے بڑے  
♦♦ مدارج السالٰح اصحاب نے مشاہدہ کیا ہے وہ اُس سے، دو گنا، ہے جو میں نے مشاہدہ کیا

لکین ج 2 ص 489-490

## ف - ای - دہ

مدارج السالکین، ابن القیم رح کی کتاب ہے اور یہ کتاب شرح ہے کتاب، منازل السالکین،  
نرین، کی اور اس کتاب کے مصنف کا نام ہے علامہ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الانصاری  
الہروی الحنبلی الصوفی اور ان کی یہ کتاب علم تصوف اور مسائل تصوف پر مشتمل ہے، ابن  
القیم رح نے اس کتاب کی شرح ۳ جلدوں میں لکھی اور اس صوفی بزرگ کی بڑی تعریف

کی اور اس صوفی عالم کو شیخ الاسلام کا لقب دیا اور جنت میں اُس کے ساتھ جمع ہونے کی دعا کی اور اپنے آپ کو اس کا مرید کھالیں لہذا جو لوگ تصوف کو شرکت و بدعت اور صوفیہ کو مشرک کہتے ہیں اُن کے اِن بکواسات سے ابن تیمیہ رح اور ابن القیم رح کیسے محفوظ ہوں گے؟ کیونکہ دونوں استاد شاگرد صوفی ہیں اور شاگرد استاد سے بھی بڑا صوفی ہے کمالیحتی علی العلماء

### خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ جس نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو دیکھنے والا اپنی حالت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو کسی صورت میں دیکھے گا، اگر وہ آدمی نیک ہے تو اللہ تعالیٰ کو اچھی صورت میں دیکھے گا، اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو خوبصورت اور بہترین صورت میں دیکھا۔ مجموع الفتاویٰ ج 5 ص 251

شیخ الاسلام کا مخصوص وظیفہ مخصوص وقت میں

حافظ عمر بن علی البرسار شیخ الاسلام کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ الاسلام کی یہ عادت دیکھی کہ، نماز فجر کے بعد بغیر ضرورت کوئی ان سے بات نہیں کرتا ذکر میں مشغول رہتے بعض دفعہ ان کے ساتھ بیٹھا ہوا آدمی بھی اُن کا ذکر سنتا، اور اس دوران کثرت سے آسمان کی طرف نظر پھیرتے تھے، طلوع شمس تک ان کا بھی طریقہ ہوتا تھا۔ اور میں جب، دمشق، میں مقیم تھا تو دن و رات کا اکثر حصہ شیخ الاسلام کے ساتھ گذرتا، مجھے اپنے قریب بٹھاتے تو اس وقت میں ان کا ذکر و تلاوت سنتا، میں نے دیکھا کہ وہ تکرار کے ساتھ سورت فاتحہ پڑھتے تھے اس سارے وقت میں یعنی نماز فجر کے بعد سے لے کر طلوع شمس تک۔ تو میں نے اس بات میں غور کیا کہ شیخ الاسلام نے صرف اسی سورت کا وظیفہ کیوں لازم پکڑا ہے؟ تو میرے اوپر ظاہر ہوا واللہ اعلم کہ شیخ الاسلام کا ارادہ یہ تھا اس کی تلاوت سے ان تمام فضائل کو جمع کر لے جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں، اور وہ جو علماء نے ذکر کیا ہے کہ، کیا اس وقت میں مسنون اذکار کو تلاوت قرآن پر مقدم کرنا مستحب ہے یا تلاوت کو اذکار پر؟ تو شیخ الاسلام نے سورت فاتحہ کی تکرار کو اس وقت میں وظیفہ مقرر کیا تاکہ دونوں اقوال کو جمع کر لیں اور یہ شیخ الاسلام کی کمال ذہانت اور پختہ

**الأعلام العلیہ فی مناقب ابن تیمیۃ ج 1 ص 38 بصیرت تھی۔۔**

یقیناً شیخ الاسلام نے اس خاص وقت میں اپنے لیے جو خاص وظیفہ مقرر کیا تھا وہ اس طریقہ پر کسی حدیث سے ثابت نہیں، لہذا وہ لوگ جو صوفیہ کرام کے اور دو وظائف کو بدعت و منکر کہتے ہیں، شیخ الاسلام کے اس وظیفہ کو کیا کہیں گے؟؟؟

### شیخ الاسلام کی کشف و کرامات

حافظ البرزّاء رحمہ اللہ اپنی اسی کتاب میں شیخ الاسلام کی کشف و کرامات کا بھی ذکر کرتے ہیں، فرمایا بعض وہ کرامات جن کا میں نے مشاہدہ کیا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ، بعض علماء کے ساتھ چند مسائل میں میرا اختلاف ہو گیا اور ان مسائل میں بحث و مباحثہ طویل ہو گیا، تو ہم نے فیصلہ کیا کہ شیخ الاسلام کے پاس جاتے ہیں جس قول کو وہ ترجیح دے دیں اسی پر فیصلہ کرتے ہیں، اتنے میں شیخ الاسلام حاضر ہوئے تو ہم نے شیخ الاسلام سے سوال کرنے کا ارادہ کر لیا، لیکن شیخ الاسلام ہمارے بولنے سے پھلے ہی ہم پر سبقت کر گئے، اور اکثر وہ مسائل جن میں ہمارا بحث و مباحثہ ہوا تھا، شیخ الاسلام نے ایک ایک مسئلہ ذکر کرنا



شروع کر دیا، ساتھ ہی علماء کے اقوال بھی ذکر کرتے پھر ہر مسئلہ کو دلیل کے ساتھ تر  
 جیح دیتے، یہاں تک کہ آخری مسئلہ ذکر کیا جس میں ہمارا اختلاف ہوا تھا، اور ہم نے جو شیخ  
 الاسلام سے سوال پوچھنے کا ارادہ کیا تھا وہ بھی بیان کیا، لہذا میں اور میرا ساتھی اور جو لوگ  
 ہمارے ساتھ حاضر تھے سب حیران رہ گئے، کہ کیسے شیخ الاسلام کو کشف ہو گیا اور  
 ہمارے دلوں میں جو کچھ تھا اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظاہر کر دیا؟؟؟؟ مزید کرامات کی  
تفصیل کے لیے دیکھئے = الأعلام العلیة ج 1 ص 56

### شیخ الاسلام ابن تیمیہ صوفیہ کے قبرستان میں مدفون ہیں

علامہ ابن عبد اللہ الہادی المقدسی اپنی کتاب میں شیخ الاسلام کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے  
 فرماتے ہیں کہ، لوگوں نے تبرک حاصل کرنے کیلئے شیخ الاسلام کے نعش پر اپنے رومال  
 اور پگڑیاں ڈال دی تھیں؟ اور جنازہ شیخ الاسلام کے بھائی زین الدین عبد الرحمن نے  
 پڑھایا، اور شیخ الاسلام کو، مقبرہ صوفیہ، میں اپنے بھائی شرف الدین عبد اللہ کے پہلو میں  
العقود الدریہ فی سیرت ابن تیمیہ ج 1 ص 486 دفن کیا گیا؟

تصوف اور اس سے متعلق چند اقوال میں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن القیم رحمہ اللہ کی کتابوں سے مختصر طور پر بحوالہ ذکر کیئے ہیں، تاکہ وہ لوگ جو ان دونوں بزرگوں کو اپنا راہنما تسلیم کرتے ہیں اور ان کی تعلیمات سے جاہل ہیں، ان کو نصیحت ہو جائے اور اولیاء و صوفیہ کرام کو بُرا کھنے سے باز آجائیں، اور چند جاہل اور جھوٹے لوگوں کی پیروی میں اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ اور اگر یہ لوگ اپنی اس غلط روش سے باز نہیں آتے، تو ہماری درخواست ہے کہ، فضائل اعمال، وغیرہ کتابوں کا اپریشن کے نام سے چند جاہل لوگوں نے جو کتابیں لکھی ہیں تو وہ لوگ ایک کتاب شیخ الاسلام کی، مجموع الفتاوی، اور ابن قیم کی کتاب، مدارج السالکین، کا اپریشن کے نام سے ضرور لکھنے کی زحمت کریں، کیونکہ جن امور کی وجہ سے، فضائل اعمال، وغیرہ کتابوں کا اپریشن کیا گیا ہے وہ سب کچھ بلکہ اس سے بھی بھت زیادہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن القیم کی کتابوں میں موجود ہے؟ موضوع تو بہت طویل ہے لیکن میں،، ولسمٰ جنامزید،، کہہ کر اسی پر اکتفا کرتا ہوں اور یہ بات ذہن میں رہے کہ ہمارے نزدیک ان مذکورہ باتوں پر کوئی اشکال و اعتراض نہیں ہے، بلکہ یہ ساری تفصیل ان لوگوں کی اصلاح و نصیحت و عبرت کیلئے ہے جو ان سب باتوں کو شرک و بدعت کہتے ہیں، کیا مذکورہ باتیں پڑھنے کے بعد شیخ الاسلام ابن تیمیہ

اور شیخ الاسلام ابن القیم کے متعلق بھی شرک و بدعت کا حکم صادر کریں گے؟؟ یا اپنی  
بڑی اور مذموم روش سے توبہ کریں گے؟؟  
وصلی اللہ علی النبی الامی و علی آلہ و صحبہ اجمعین

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگردوں کی

تصوف اسلامی کے ساتھ موافقت

بعض لوگ جو اپنے آپ کو سلفی منہج کی طرف منسوب کرتے ہیں یہ لوگ تصوف  
کو اسلام کے مقابل اور مخالف ایک الگ مذہب تصور کرتے ہیں تصوف کو کفر شرک  
و بدعت سمجھتے ہیں اور بڑے زور شور سے تمام ذرائع نشر و اشاعت استعمال کر کے لوگوں  
کو یہ باور کراتے ہیں کہ صوفیہ اور تصوف کا سلسلہ ایک شرکیہ کفریہ بدعیہ اور خرافات  
پر مبنی سلسلہ ہے اور صوفیہ کرام دین اسلام کے دشمن اور باطل عقائد رکھنے والے لوگ  
ہیں۔ اور یہ بعض لوگ اپنے سلفی منہج کی بنیاد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور ان کے  
شاگرد ابن قیم رح کی تعلیمات و تحقیقات پر رکھتے ہیں اور لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ ان  
دو حضرات کا منہج و مسلک قرآن و سنت کے عین مطابق ہے لیکن درحقیقت یہ لوگ  
اپنے اس دعوے میں جھوٹے ہیں کیونکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور ابن قیم رح جن

کی تقلید و اتباع کا یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں وہ تو تصوف اور صوفیہ کرام کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں وہ تو صوفیہ کو ائمہ ہدیٰ ائمہ حق ائمہ اسلام کہتے ہیں اور ان کی اتباع کو باعث سعادت و نجات سمجھتے ہیں۔ قول و فعل کے اس تضاد کو ہم کیا کہیں منافقت یا جہالت یا محض ضد و تعصب؟ وہ تمام امور جن کی وجہ سے یہ لوگ علماء دیوبند کو اور دیگر صوفیہ کو کافر مشرک کہتے ہیں وہ سب باتیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ابن قیم رحمہ اللہ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ مختصر طور پر چند حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

### تصوف کے بارے میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی شہادت

سب سے پہلے صوفی کا نام ابو ہاشم الکوفی کو حاصل ہوا یہ کوفہ میں پیدا ہوئے اور اپنی زیادہ زندگی شام میں گزاری اور (160ھ) میں ان کی وفات ہوئی اور سب سے پہلے تصوف کی نظریات کی تعریف و شرح ذوالنون المصری نے کی جو امام مالک کے شاگرد ہیں اور سب سے پہلے جنید بغدادی نے تصوف کو جمع اور نشر کیا۔

### صوفی کی تعریف ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک

صوفی حقیقت میں صدیقین کی ایک قسم ہے وہ صدیق زہد و عبادت کے ساتھ مشہور ہو  
اس طریقہ پر جس پر دیگر صوفیہ نے عبادت و ریاضت کی تو ایسے آدمی کو اہل طریق کے  
یہاں صدیق کہا جائے گا جیسے کہا جاتا ہے صدیقو العلماء صدیقو الامراء یعنی علماء میں  
صدیق اور امراء میں صدیق الخ۔ مجموع الفتاویٰ 11-17

### لفظ فقر اور تصوف کی تشریح

لفظ فقر اور تصوف میں جو اللہ و رسول کے پسندیدہ امور داخل ہیں ان پر عمل کا حکم  
دیا جائے گا، اگرچہ ان کا نام فقر و تصوف ہو، کیونکہ کتاب و سنت ان اعمال کے استجاب پر  
دلالت کرتے ہیں لہذا یہ اعمال استجاب سے خارج نہیں ہوں گے نام بدلنے کی وجہ  
سے • جیسا کہ فقر و تصوف میں اعمال قلوب یعنی باطنی اعمال توبہ صبر شکر رضا خوف رجاء  
محبت اور اخلاق محمودہ یعنی اچھے اخلاق بھی داخل ہیں۔

مجموع الفتاویٰ 11-28 - 29

### اولیاء اللہ کی تعریف

اولیاء اللہ وہ مومنین متقین ہیں چاہے کوئی ان کو فقیر یا صوفی یا فقیہ یا عالم یا تاجر یا فوجی یا  
کارگیر یا امیر یا حاکم وغیرہ کہے مجموع الفتاوی جلد 5

### اعمال قلوب کی تشریح

وہ اعمال قلوب جن کا نام بعض صوفیہ احوال و مقامات یا منازل السائرین الی اللہ یا مقامات  
العارفین وغیرہ کہتے ہیں اس میں سب وہ اعمال ہیں جن کو اللہ و رسول نے فرض کیئے  
ہیں بعض وہ اعمال ہیں جو فرض تو نہیں لیکن پسندیدہ ہیں لہذا ان پر ایمان مستحب اور  
اول پر ایمان فرض جس نے فرض اعمال پر اکتفاء کیا وہ آبرار یعنی نیک لوگوں میں سے اور  
اصحاب الیمین میں سے ہے اور جس نے دونوں کو جمع کیا وہ مقربین سابقین میں سے ہے  
الخ. مجموع الفتاوی جلد 7 صفحہ 190

### ابن تیمیہ رح اور آئمہ تصوف کی تعریف و تزکیہ

ساکلین میں سے صراط مستقیم پر چلنے والے جیسے جمہور مشائخ سلف میں سے فضیل بن  
عیاض اور ابراہیم آدہم اور ابو سلیمان دارانی اور معروف کرخی اور سرری سقطی اور جنید بن  
محمد وغیرہم رحمہم اللہ ہیں یہ سب بزرگ پہلے زمانے کے ہیں اور ان کے بعد کے  
زمانے کے بزرگوں میں شیخ عبدالقادر جیلانی شیخ حماد شیخ ابی البیان وغیرہم ہیں۔ یہ سب

بزرگ سالک کیلئے یہ جائز نہیں سمجھتے تھے کہ وہ امر و نہی سے باہر نکل جائے اگرچہ سالک ہو یا میں اڑے یا پانی پر چلے بلکہ سالک کیلئے مرتے دم تک مامورات پر عمل کرنا اور محظورات کو چھوڑنا فرض ہے۔ اور یہی وہ حق ہے جس پر قرآن و سنت اور اجماع سلف دلالت کرتے ہیں اور اس طرح کی نصیحتیں ان بزرگوں کی کلام بہت زیادہ ہیں۔ مجموع

الفتاویٰ جلد 10 صفحہ 516 - 517

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانی اور شیخ جنید بغدادی تصوف کے امام ہیں

آئمہ تصوف میں سے اور پہلے زمانے کے مشہور مشائخ میں سے جنید بغدادی اور ان کے پیروکار ہیں اور شیخ عبدالقادر جیلانی اور ان جیسے دیگر بزرگ یہ بزرگ امر و نہی کو سب سے زیادہ لازم پکڑنے والے تھے اور لوگوں کو بھی اس کی وصیت کرتے تھے مجموع

الفتاویٰ جلد 8 - 369

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جنید بغدادی اور ان جیسے دیگر شیوخ آئمہ ہدیٰ ہیں اور جو اس بارے میں ان کی مخالفت کرے وہ گمراہ ہے۔

مجموع الفتاویٰ جلد 5 ص - 321

اور اپنی کتاب الفرقان میں بھی شیخ الاسلام نے جنید بغدادی کو آئمہ ہدیٰ میں کھا الفرقان

صفحہ 98

اور شیخ عبدالقادر جیلانی کے بارے میں کھاسہ وہ اتباع شریعت میں اپنے زمانہ کے سب  
بڑے شیخ تھے۔ مجموع الفتاویٰ جلد 10 ص 884

اور فرمایا کہ صوفیہ میں سے جو بھی شیخ جنید بغدادی کے مسلک پر چلے گا وہ ہدایت و نجات  
و سعادت پائے گا) مجموع الفتاویٰ جلد 14 ص 355 ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے نزدیک علماء  
تصوف مشائخ اسلام اور ائمہ ہدایت ہیں مجموع الفتاویٰ جلد 2 ص 452

### فقیر افضل ہے یا صوفی؟

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس بارے میں اختلاف ہوا ہے کہ صوفی افضل ہے یا فقیر  
ایک جماعت نے صوفی کو ترجیح دی جیسے ابو جعفر سہروردی وغیرہ نے اور ایک جماعت  
نے فقیر کو صوفی پر ترجیح دی اور تحقیقی بات یہ ہے کہ جو ان دونوں زیادہ متقی ہے وہ افضل  
ہے الخ

مجموع الفتاویٰ جلد 11 ص 22

شیخ الاسلام فرماتے ہیں صوفیہ کرام کے الفاظ و اصطلاحات ان کے علاوہ اور کوئی نہیں  
جانتا۔ مجموع الفتاویٰ جلد 5 ص 79



## صوفیہ کے کلام کی تشریح

صوفیہ کے کلام کچھ عبارات ظاہری طور پر سمجھ میں نہیں آتی بلکہ بعض مرتبہ تو بھت غلط عبارت نظر آتی ہے لیکن اس کو صحیح معنی پر حمل کیا جاسکتا ہے لہذا انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ ان عبارات سے صحیح معنی مراد لیا جائے جیسے فناء، شہود، اور کشف وغیرہ

### مجموع الفتاویٰ جلد ص 337

#### ابن تیمیہ رح کے نزدیک فناء کے اقسام

فناء کی تین 3 قسمیں ہیں ایک قسم کاملین کی ہے انبیاء اور اولیاء میں سے دوسری قسم ہے قاصدین کی اولیاء و صالحین میں سے اور تیسری قسم ہے منافقین و ملحدین کی الخ شیخ نے اس کے بعد ان تینوں اقسام کی تعریف و تفصیل ذکر کی دیکھئے . مجموع الفتاویٰ جلد

10 ص 219

#### صوفیہ کرام کی طرف لوگوں نے باطل عقائد بھی منسوب کئے ہیں

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اہل معرفت صوفیہ میں سے کسی ایک کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں یا اس کے علاوہ دیگر مخلوقات میں حلول و اتحاد کر گیا ہے، اور اگر

بالفرض اس طرح بات ان اکابر شیوخ کے بارے میں نقل کی جائے تو اکثر اس میں جھوٹ ہوتا ہے، جس کو اتحاد و حلول کے قائل گمراہ لوگوں نے ان صوفیہ کرام کی طرف منسوب کیا ہے، صوفیہ کرام اس قسم کے باطل عقائد سے بری ہیں .. مجموع الفتاویٰ جلد

11 ص 74 - 75

### صوفیہ کرام عقیدہ حلول سے بری ہیں

صوفیہ کرام جو امت کے نزدیک مشہور ہیں وہ اس امت سچے لوگ ہیں وہ حلول و اتحاد وغیرہ کا عقیدہ نہیں رکھتے بلکہ لوگوں کو اس سے منع کرتے ہیں اور اہل حلول کی رد میں صوفیہ کرام کا کلام موجود ہے، اور حلول کے عقیدہ کو ان نافرمان یا فاسق یا کافر لوگوں نے اختیار کیا جنہوں نے صوفیہ کرام کے ساتھ مشابہت اختیار کی اور ظاہری طور پر ولایت کے دعوے کیے الخ مجموع الفتاویٰ جلد 15 ص 427

### صوفیہ کرام کفر سے بری ہیں

اگر ان لوگوں کی تکفیر کی جائے تو لازم آئے گا بھت سارے شافعی مالکی حنفی حنبلی اشعری اہل حدیث اہل تفسیر اور صوفیہ کی تکفیر حالانکہ باتفاق مسلمین یہ سب لوگ کافر نہیں تھے .. مجموع الفتاویٰ جلد 35 ص 101

## شیخ الاسلام کے شاگرد رشید حافظ صوفی ابن القیم رحمہ اللہ کا کلام تصوف کے بارے میں

علم تصوف بندوں کے اشرف و افضل علوم میں سے ہے علم توحید کے بعد اس سے زیادہ اشرف کوئی نہیں ہے اور یہ علم تصوف شریف نفوس کے ساتھ ہی مناسبت رکھتا ہے۔۔

### طریق الحجرتین ص 260 -- 261

#### صوفیہ کے اقسام

صوفیہ کی تین 3 قسمیں ہیں 1 صوفیہ آرزاق، 2 صوفیہ رسوم، 3 اور صوفیہ حقائق، پھلے دو 2 فریق جو ہیں سنت و فقہ کا علم رکھنے والے لوگ ان کی بدعات کو جانتے ہیں، اور جہاں تک تعلق صوفیہ حقائق کا تو صوفیہ حقائق وہ لوگ ہیں جن کے سامنے فقہاء و متکلمین کے سر جھکے ہوئے ہیں اور حقیقت میں صوفیہ حقائق ہی علماء اور حکماء ہیں۔۔

#### شرح منازل السائرین ..

#### صوفیہ و فقراء کے اقسام صوفی ابن القیم رحمہ اللہ کے نزدیک

پھر ان کی دو 2 قسمیں ہیں صوفیہ اور فقراء پھر اس میں اختلاف ہے کہ صوفیہ کو فقراء پر ترجیح ہے یا فقراء کو صوفیہ پر یا دونوں برابر ہیں، اس بارے میں تین 3 اقوال ہیں ۔

**1** ایک جماعت نے صوفی کو ترجیح دی اور یہ اکثر اہل عراق کا قول ہے اور صاحب کتاب، العارف، کا بھی یہی قول ہے، اور انھوں نے کہا کہ فقیر کی جہاں انتہاء ہوتی ہے وہاں سے صوفی کی ابتدا ہوتی ہے .. **2** ایک جماعت نے فقیر کو ترجیح دی، اور فقر کو تصوف کا لب لباب اور ثمرہ قرار دیا اور اکثر اہل خراسان کا قول ہے .. **3** اور ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ فقر اور تصوف ایک ہی چیز ہے، اور اہل شام کا قول ہے .. مدارج

### السا لکین ج 2 ص 368

### عارف باللہ کی تعریف

بعض سلف نے کہا کہ عارف کی نیند بیداری ہوتی ہے، اس کے سانس تسبیح ہوتی ہے، اور عارف کی نیند غافل کی نماز سے افضل ہے، عارف کی نیند بیداری کیوں ہوتی ہے؟ اس لیے کہ اس کا دل زندہ اور بیدار ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں سوئی ہوتی ہیں اور اس کی روح عرش کے نیچے اپنے رب اور خالق کے سامنے سجدہ ریز ہوتی ہے جسم اس کا فرش پر ہوتا ہے اور دل اس کا عرش کے ارد گرد ہوتا ہے .. مدارج السا لکین ج 3 ص 335

سبحان اللہ عارف کی یہ حالت و تعریف زندگی میں پھلی مرتبہ صوفی ابن القیم رح کی کتاب میں دیکھی • فجزاہ اللہ خیر الجزاء علی ہذہ الفوائد الرائعہ

### صوفیہ کی عبارات و اصطلاحات کو جاننا ہر کس و ناکس کا کام نہیں

صوفی ابن القیم رح فرماتے ہیں خوب جان لو کہ صوفیہ کرام کی زبان میں جو استعارات ہوتے ہیں اتنے کسی اور جماعت کی زبان میں نہیں ہیں، عام بول کر خاص مراد لینا، لفظ بول کر اس کا اشارہ و کنایہ مراد لینا حقیقی معنی مراد نہ لینا وغیرہ، اس لیے صوفیہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم اصحاب اشارہ ہیں اصحاب عبارتہ نہیں ہیں، لہذا ایک جماعت نے ان صوفیہ کرام کی ظاہری عبارات کو لیا اور ان کو بدعتی و گمراہ قرار دیا، اور ایک جماعت نے ان عبارات و اشارات کے اصل روح و مغز و مقاصد کو دیکھا اور ان کو صحیح قرار دیا

• مدارج السالکین ج 3 ص 330

صوفیہ کرام نے مجمل و متشابہ الفاظ بول کر صحیح معانی مراد لیے ہیں لیکن جاہل لوگوں نے ان الفاظ کے سمجھنے میں غلطی کی

خبردار ہو کر خوب جان لو کہ صوفیہ کرام کی اصطلاح میں جو مجمل و متشابہ الفاظ واقع ہوئے ہیں وہ اصل آزمائش ہے، کم علم اور ضعیف معرفت والا آدمی جب وہ الفاظ سنتا ہے، تو وہ

اس کو حلول اتحاد و شطحات سمجھ لیتا ہے، حالانکہ صوفیہ عارفین نے اس قسم کے الفاظ بول کر فی نفسہ صحیح معانی مراد لیے ہیں، جاہل وان پڑھ لوگوں نے ان کی صحیح مطلب و مراد سمجھنے میں غلطی کی، اور صوفیہ کرام کو ملحد و کافر قرار دیا۔ مدارج السالکین ج 3 ص

151

### صوفی ابن القیم رح کے نزدیک فناء کی تعریف

فناء کا لفظ جو صوفیہ کرام استعمال کرتے ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کی نظروں سے سب مخلوقات دور ہو جائیں اور افاق عدم میں غائب ہو جائیں جیسا کہ پیدا ہونے سے پہلے تھیں، اور صرف حق تعالیٰ کی ذات اس کی نظروں میں باقی رہے، پھر تمام مشاہدات کی صورتیں بھی اس کی نظروں سے غائب ہو جائیں، پھر اس کا شہود بھی غائب ہو جائے، اور صرف حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرے۔ حقیقت اس کی یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو پہلے موجود نہیں تھی اس کی نظروں سے فناء ہو جائے اور صرف حق تعالیٰ عز و جل و لم یزل کی ذات عالی اس کی نظروں کے سامنے رہے۔ اور خوب جان لو کہ اس فناء سے ان کی مراد یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کا وجود خارج میں حقیقتاً فناء ہو جائے،

بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس بندہ کے جس اور نظروں سے یہ سب چیزیں غائب ہو جائیں

فقط مدارج السالکین ج 1

## علم لدنی کی تعریف

علم لدنی عبودیت، اتباع، صدق مع اللہ، اخلاص، علوم نبوت حاصل کرنے میں کوشش، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کا ثمرہ ہے، ایسے بندہ کیلئے کتاب و سنت کی فہم کا خصوصی دروازہ کھول دیا جاتا ہے الخ مدارج السالکین ج 2 ص 457

## فراست کی تعریف

فراست ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ بندہ کے دل میں ڈالتا ہے، جس کے ذریعہ سے بندہ حق و باطل، حالی و عاقل، صادق و کاذب کے درمیان فرق کرتا ہے الخ مدارج السالکین

## ج 2 ص 483

ابن تیمیہ رحم تبرک کو جائز کہتے ہیں اور اس کو امام احمد بن حنبل رحم کی طرف منسوب

## کرتے ہیں

فرمایا کہ امام احمد وغیرہ نے منبر نبوی اور رُمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تبرک کو جائز قرار دیا۔ اقتضاء الصراط المستقیم ابن تیمیہ رحم قرآن اور آثار النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ تبرک کو جائز کہتے ہیں

اگر کوئی آدمی کسی برتن یا تختی پر کچھ قرآن یاد کر لکھ دے اور اس کو پانی وغیرہ سے مٹا کر پی لے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، امام احمد وغیرہ نے بھی اس بات کی تصریح کی ہے، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ قرآن و ذکر کے کلمات لکھتے تھے اور بیمار لوگوں کو پلانے کا حکم کرتے تھے، اس میں دلیل ہے برکت کی، اور وہ پانی بھی بابرکت ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر چھڑک دیا کیوں کہ وہ بیمار تھے، اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

### مجموع الفتاویٰ ج 12 ص 599

ابن تیمیہ رحمہ اللہ یعنی دانوں والی تسبیح استعمال کرنے کو جائز اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا عمل بتلاتے

ہیں

انگلیوں کے ساتھ تسبیح شمار کرنا سنت ہے، اور کھجور وغیرہ کی گٹھلیوں اور کنکریوں وغیرہ کے ساتھ بھی تسبیح پڑھنا جائز ہے، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اس طرح کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین کو کنکریوں کے ساتھ تسبیح پڑھتے دیکھا تو آپ نے اس کی تائید کی منع نہیں کیا، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بھی اس کے ساتھ تسبیح پڑھتے تھے، اور وہ تسبیح جو دھاگے میں دانے وغیرہ ڈال کر بنائی جاتی ہے، بعض نے اس کو مکروہ کہا ہے اور بعض نے مکروہ نہیں کہا، شیخ الاسلام فرماتے



ہیں کہ اگر نیت اچھی ہو تو یہ تسبیح یعنی دھاگے میں دانے وغیرہ ڈال کر جو بنائی جاتی ہے

یہ جائز ہے مکروہ نہیں ہے .. مجموع الفتاویٰ ج 22 ص 6

ابن تیمیہ رحمہ نماز میں بھی سُبْحَہ یعنی تسبیح استعمال کرنے کو جائز کہتے ہیں

**سوال •** ایک آدمی نماز میں قرآن پڑھتا ہے اور تسبیح کے ساتھ شمار کرتا ہے کیا اس کی نماز باطل ہوگی یا نہیں؟

**جواب •** اگر سوال سے مراد یہ ہے کہ وہ آیات شمار کرتا ہے یا ایک ہی سورت مثال کے طور قل ھو اللہ احد کا تکرار شمار کرتا ہے تسبیح کے ساتھ تو یہ جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر سوال سے کچھ اور چیز مراد ہو تو اس کو بیان کر دیں • واللہ اعلم

مجموع الفتاویٰ ج 22 ص 625

میت کے لیے ایصالِ ثواب جائز ہے

**سوال •** اگر میت کو تسبیح تحمید تھلیل تکبیر کا ثواب ہدیہ کر دیا جائے تو اس کو ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟

**جواب •** میت کو اگر اس کے اہل و عیال وغیرہ تسبیح تکبیر اور تمام اذکار کا ثواب ہدیہ

کر دیں تو وہ اس کو پہنچ جاتا ہے واللہ اعلم • مجموع الفتاویٰ ج 24 ص 321-324

میت کیلئے کلمہ طیبہ 70 ہزار مرتبہ پڑھنا جائز ہے

**سوال •** کیا میت کیلئے کلمہ طیبہ 70 ہزار مرتبہ پڑھ کر اس کو بخش دیا جائے تو اس کو جہنم سے براءت حاصل ہو جائے گی یہ حدیث صحیح ہے یا نہیں؟  
اور اگر اس کا ثواب میت کو بخش دے تو اس کو پہنچتا ہے یا نہیں؟

**جواب •** اگر اس طرح 70 ہزار دفعہ یا کم یا زیادہ پڑھ کر میت کو بخش دیا جائے تو اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ میت کو اس سے نفع دیتے ہیں، باقی یہ حدیث نہ صحیح ہے نہ ضعیف یعنی حدیث نہیں ہے واللہ اعلم • مجموع الفتاویٰ ج 24 ص 324

ہر قسم کے نیک اعمال کا ثواب میت کو پہنچتا ہے

قرآن مجید کی تلاوت اور صدقہ وغیرہ نیک اعمال کا جہاں تک تعلق ہے تو علماء اہل سنت کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عبادات مالیہ جیسے صدقہ، عتق وغیرہ کا ثواب اس کو پہنچتا ہے، جیسا کہ دعا اور استغفار اور نماز جنازہ اور اس کے قبر کے پاس دعا کا ثواب بھی اس کو پہنچتا ہے۔ ہاں عبادات بدنئیہ روزہ نماز قراءت کی ثواب میں اختلاف ہوا ہے، لیکن

صواب اور صحیح بات یہ ہے کہ تمام نیک اعمال کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور ہر مسلمان کی طرف سے چاہے وہ میت کا رشتہ دار ہو یا غیر ہو میت کو جو کچھ بخشا جاتا ہے میت کو اس سے نفع ہوتا ہے، جیسا کہ اس پر نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے قبر کے پاس دعا کرنے سے اس کو نفع ہوتا ہے۔۔

**مجموع الفتاویٰ ج 24 ص 366-367**

ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور باطنی علم

علم باطن قلوب کے ایمان و معارف و احوال کا علم ہے اور وہ علم ہے باطنی ایمان کے حقائق کا اور یہ باطنی علم اسلام کے ظاہری اعمال سے افضل و اشرف ہے۔ الفرقان ص

**82**

اور صوفیہ میں بعض حضرات علی رض کو علم باطنی میں فضیلت دیتے ہیں جیسا شیخ حربی اور دیگر کا طریقہ ہے اور یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت باطنی علوم کے سب سے بڑے عالم ہیں اور حضرت ابو بکر رض ظاہری علوم کے سب سے بڑے عالم ہیں، ان لوگوں کی رائے محققین وائمہ صوفیہ سے مختلف ہے، کیونکہ محققین صوفیہ کا اتفاق ہے کہ باطنی علوم کے سب سے بڑے عالم ابو بکر صدیق رض ہیں، اور اہل سنت والجماعت کا اتفاق

ھے کہ ابو بکر صدیق رض امت میں ظاہری و باطنی علوم کے سب سے بڑے عالم ھیں  
اور اس کے اوپر ایک سے زائد علماء نے اجماع نقل کیا ھے۔۔

### مجموع الفتاویٰ ج 13 ص 237

#### اولیاء کے کرامات و مکاشفات

فرماتے ھیں کہ اہل سنت و الجماعت کے اصول میں سے ھے اولیاء اللہ کی کرامات کی  
تصدیق کرنا اور جو کچھ ان کے ہاتھوں پر خوارق عادات صادر ہوتے ھیں مختلف علوم  
و مکاشفات میں اور مختلف قدرت و تاثیرات میں ان کی تصدیق کرنا مجموع الفتاویٰ ج

### 3 ص 156

#### اولیاء کی ایک کرامت مردوں کو زندہ کرنا ھے

شیخ الاسلام فرماتے ھیں کہ کبھی مردوں کو زندہ کرنا انبیاء کے متبعین یعنی اولیاء کے ہاتھ  
پر بھی ہوتا ھے، جیسا کہ اس امت کی ایک جماعت کی ہاتھوں پر یہ کرامت صادر ہوئی  
الخ کتاب النبوات ص 298 اسی کتاب میں فرماتے ھیں کہ مردوں کو زندہ کرنا تو اس

میں بہت سارے انبیاء و صلحاء شریک ھیں کتاب النبوات ص 218

ایک آدمی کا گدھا راستے میں مر گیا اُس کے ساتھیوں نے اُس کو کھا کہ آ جاؤ ہم اپنی سواریوں پر تیرا سامان رکھتے ہیں اُس آدمی نے اپنے ساتھیوں کو کہا تھوری دیر کیلئے مجھے مہلت دو، پھر اُس آدمی نے اچھے طریقہ سے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ نے اس کے گدھے کو زندہ کر دیا پس اس آدمی نے اپنا سامان اس پر رکھ

**دیا • مجموع الفتاویٰ ج 11 ص 281**

### شیخ الاسلام اور سماع موتی

**سوال • کیا میت قبر میں کلام کرتا ہے؟**

**جواب •** جی ہاں میت قبر میں کلام کرتا ہے، اور جو اس سے بات کرے تو سنتا بھی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں ہے، انھم یسمعون قرع نعالھم، اور صحیح حدیث میں ہے کہ میت سے قبر میں سوال کیا جاتا ہے اور اس سے کھا جاتا ہے مَن رَبَّک؟ و ما دینک؟ و مَن نَبِیک؟ الخ

**مجموع الفتاویٰ ج 4 ص 273**

کبھی میت کھڑا ہوتا ہے، اور چلتا ہے، اور کلام بھی کرتا ہے، اور چیخ بھی مارتا ہے، اور کبھی مردہ قبر سے باہر بھی دیکھا جاتا ہے الخ **مجموع الفتاویٰ ج 5 ص 526**

شیخ الاسلام کے شاگرد ابن مفلح فرماتے ہیں کہ ہمارے شیخ یعنی ابن تیمیہ نے فرمایا کہ اس بارے میں بھت ساری احادیث آئی ہیں کہ میت کے جواہل و عیال و اصحاب دنیا میں ہوتے ہیں اُن کے احوال میت پر پیش ہوتے ہیں اور میت اس کو جانتا ہے، اور اس بارے میں بھی آثار آئی ہیں کہ میت دیکھتا ہے، اور جو کچھ میت کے پاس ہوتا ہے اس کو وہ جانتا ہے، اگر اچھا کام ہو تو اس پر میت خوش ہوتا ہے اور اگر برا کام ہو تو میت کو

افیت ہوتی ہے • کتاب الفروع ج 2 ص 502

موت کے بعد خواب میں شیخ الاسلام کا مشکل مسائل حل کرنا

ابن القیم رح فرماتے ہیں کہ مجھے ایک سے زیادہ لوگوں نے بیان کیا جو کہ شیخ الاسلام کی طرف مائل بھی نہیں تھے، انہوں نے شیخ الاسلام کو موت کے بعد خواب میں دیکھا اور فرائض وغیرہ کے مشکل مسائل کے بارے میں سوال کیا تو شیخ الاسلام نے ان کو درست و صحیح جواب دیا، اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس کا انکار وہی آدمی کرے گا جو کہ ارواح کے

احکام و اعمال سے لوگوں سب سے بڑا جاہل ہو • کتاب الروح ص 69

تنبیہ

کتاب الروح، ابن القیم رح کی کتاب ہے اس کتاب میں ارواح و اموات کے جو حالات و واقعات بیان ہوئے ہیں کسی اور کتاب میں اتنی تفصیل آپ کو نہیں ملے گی، اور اس کتاب وہ سب کچھ ہے جس کی وجہ سے نام نہاد اہل حدیث اور سلفی دیگر علماء کو مشرک و بدعتی کہتے ہیں، اسی لیے توحید و سنت کے ان نام نہاد علمبرداروں نے جب اس کتاب کو دیکھا تو اس کا انکار کر دیا اور کھا کہ یہ سلفیہ کے امام ابن القیم رح کی کتاب نہیں ہے بلکہ اُن کی طرف منسوب کی گئی ہے، حقائق کا انکار کر کے جاہل آدمی کو تو منوایا جاسکتا ہے لیکن اہل علم کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے، یہ کتاب در حقیقت ابن القیم رح ہی کی ہے،

**1 =** جتنے بھی کبار علماء مثلاً حافظ ابن حجر وغیرہ نے ابن القیم کا ترجمہ و سیرت ذکر کی ہے سب نے ان کی تالیفات میں، کتاب الروح، کا بھی ذکر کیا ہے اور کسی نے بھی اس اعتراض نہیں کیا،

**2 =** اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود ابن القیم رح نے اپنی دیگر کتابوں میں، کتاب الروح، کا حوالہ دیا ہے مثلاً اپنی کتاب، جلاء الافہام، باب نمبر چھ ۶ میں حضرت ابو ہریرہ رض کی حدیث، اذا خرجت روح المؤمن الخ پر کلام کرتے ہوئے ابن القیم رح نے کھا کہ

میں نے اس حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث پر تفصیلی کلام اپنی، کتاب الروح، میں کیا ہے، اب اس کا کیا جواب ہوگا؟

- 3 = حافظ ابن حجر رح کے شاگرد علامہ بقاعی نے بھی یہ شہادت دی کہ یہ ابن القیم کی کتاب ہے اور انھوں نے اس کا خلاصہ بھی "سر الروح" کے نام سے لکھا۔
- 4 = ابن القیم رح کتاب الروح میں جا بجا اپنے شیخ ابن تیمیہ رح اقوال و تحقیقات بھی ذکر کرتے ہیں جیسا کہ اپنی دیگر کتابوں میں ان کی بھی عادت مالوفہ ہے۔